رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل صحابہ رضی اللہ عنہم

www.KitaboSunnat.com

تالیف امان اللہ عاصم حفظہ اللہ
نظر ثانی پروفیسر ڈاکٹر آغا محمود احمد حفظہ اللہ

مکتبہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل صحابہ رضی اللہ عنہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل صحابہ رضی اللہ عنہم

تالیف

امان اللہ عاصم

نظر ثانی

پروفیسر ڈاکٹر آغا محمود احمد حفظہ اللہ

• رئیس شعبہ عربی، سرگودھا یونیورسٹی سرگودھا

ناشر

مکتبہ محمدیہ النور سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Mob.: 0300- 4826023, 0334-4842982

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب		رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل صحابہؓ
باہتمام	--------------	عبدالرحمان عابد
طبع اوّل	--------------	جنوری 2023ء
تعداد	--------------	1100
قیمت	--------------	/-

اسٹاکسٹ

مکتبہ اہل حدیث، امین پور بازار فیصل آباد
041-2624007,0345-7709626

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
0346-7467125, 0303-7530314

مکتبہ عائشہ صدیقہ اقبال مارکیٹ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
051-5551014, 0321-5075075

مکتبہ محمدیہ، عام خاص باغ ربانی چوک ملتان 0302-7799183

مکتبہ محمدیہ النور سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Mob.: 0300- 4826023 ,0334-4842982
E:mail: maktabahmuhammadia@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

	مضامین	صفحہ
✿	انتساب	7
✿	عرض ناشر	8
✿	حرف سپاس	10
✿	ابتدائیہ	12
✿	**باب : 1**	16
✦	سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام	17
✿	**باب: 2**	19
✦	سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ بن محمد ﷺ	20
✦	سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما	24
✦	سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما	27
✦	سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	30
✦	سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما	33
✦	سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ	40
✦	سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ	44
✦	سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ	48
✦	سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	53

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

✧	سیدنا مسلم بن معتب رضی اللہ عنہما	59
✧	سیدنا عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ	61
✧	سیدنا عون بن جعفر رضی اللہ عنہما	63
✧	سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما	65
✿	**باب: 3**	68
✧	سیدنا عبداللہ بن ابی طلحہ الخولانی رحمہ اللہ	69
✧	سیدنا کابس بن ربیعہ رحمہ اللہ	70
✧	سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما	73
✧	سیدنا ثابت البنانی رحمہ اللہ	75
✿	**باب: 4**	77
✧	علی بن علی الرفاعی رحمہ اللہ	78
✧	عبدالرحمٰن بن محمد رحمہ اللہ	80
✧	ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ	82
✧	یحییٰ بن قاسم رحمہ اللہ	86
✧	محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ	88
✿	**باب: 5**	91
✧	سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا	92
✧	سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	101
✿	**مصادر و مراجع**	106

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

پاکستان کے سعادت مند قاری القرآن،

قاری عبدالمتین اصغر رحمہ اللہ علیہ

کے نام

جو مورخہ 23 محرم الحرام 1443 ہجری بمطابق یکم ستمبر 2021ء کو بیگم کوٹ لاہور کی اکتالیسویں سالانہ فضائل صحابہ کانفرنس میں دوران خطاب عظمت صحابہ بیان کرتے ہوئے

﴿لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾

جیسے مقدس و مبارک بادی کلمات پڑھتے پڑھتے اللہ کی جنتوں کے مہمان بن گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

دنیا میں انبیاء علیہم السلام کی جماعت کے بعد افضل ترین شخصیات آخری پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ذی وقار ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور عقیدت ہمارے ایمان کا جزو لازم اور اخروی کامیابی کی کنجی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و عقیدت کے اظہار کی بے شمار صورتیں ہیں۔

تصنیف و تالیف سے منسلک علماء نے قلم و قرطاس کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکرۂ خیر کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ جس کی بدولت اہلیان اسلام کو نہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعارف حاصل ہوا بلکہ ان کے فضائل و مناقب اور عملی زندگی کے تمام تر پہلوؤں سے آشنائی ہوئی۔ جس کی بنا پر مسلمانوں نے اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رسول اللہ ﷺ کے جاں نثاران کو مشعل راہ بنایا۔ اور ان کے لیے اپنے قلوب و اذہان میں محبت وعقیدت کے حسین جذبات کو پروان چڑھایا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکرہ خیر کی مختلف صورتوں میں سے ایک اہم صورت اور انداز سے مزین مختصر کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جسے ہماری جماعت کے معروف نوجوان صاحبِ قلم، جناب امان اللہ عاصم حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے۔

مؤلف نے اس مختصر کتاب میں سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک اچھوتے موضوع کو بیان کیا ہے۔ جو یقیناً مؤلف کی محنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دلی محبت کا ثبوت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف نے ان اصحاب رضی اللہ عنہم کا تذکرہ قلم بند کیا ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے شکل وصورت میں اپنے آخری نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے مشابہت عطا کی تھی۔

بلاشبہ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو مؤلف اور ناشر کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت کی یہ کاوش روز قیامت ہماری کامیابی کا سبب بن جائے۔ آمین۔

والسلام
عبدالرحمٰن عابد
مدیر مکتبہ محمدیہ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف سپاس

الحمدللّٰه والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد:

نسبت پتھر کو پارس بنا دیتی ہے۔روئے زمین کی مساجد کی کعبۃ اللّٰہ سے نسبت؛ مٹی و پتھر کی چاردیواری کو اللہ کے گھر کے درجہ پر لے آتی ہے۔ اہل نظر کے نزدیک یہ اضافت نسبت تشریفی کہلائے گی۔ تشبیہ و مشابہت کے استعارے بھی انسان کی فکری زندگی میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضاداری کے استعارے اردو زبان و ادب میں احساسات و تاثرات کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہیں۔

اچھی صحبت و سنگت کا رنگ اپنی جگہ مگر اس کے ساتھ ساتھ مشابہت محبوب، سونے پر سہاگہ کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے برعکس کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنھیں دیکھ کر انسان کے دل و دماغ میں ایک منفی تاثر پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ نے شکل وصورت کے اعتبار سے دجال کے مشابہ قرار دیا تھا۔

لیکن سعادت کی بلندی کی کوئی حد نہیں رہتی کہ جب صحبت حبیب کے ساتھ ساتھ حبیب کے چہرے کی مشابہت رکھنے والے شخص کے چہرے پر نظر پڑے تو ان کی یاد کروٹیں لینے لگے۔

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو جہاں آپ ﷺ کی صحبت کا فیض حاصل تھا وہاں کچھ اصحاب ایسے بھی تھے جن کے چہرے کے خدوخال رسول اکرم ﷺ کے خدوخال سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشابہت رکھتے تھے۔ بلاشبہ بلندی کردار اور فیض صحبت کے بعد یہ عز و افتخار؛ اللہ رب العزت کے انعامات میں سے ہے۔

جو کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں بھی ہمارے برخوردار، بھائی اور تلمیذ رشید، امان اللہ عاصم حفظہ اللہ نے بعض ایسی ہستیوں کا تذکرہ قلم بند کیا ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے کسی معمولی شخصیت سے نہیں، بلکہ کائنات کی خوبصورت ترین، اعلیٰ ترین اور اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین ہستی: آخر الزماں پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے مبارک و پرانوار چہرے سے صورتی مشابہت عطا فرمائی تھی۔

زیر نظر کتاب ''رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل صحابہ رضی اللہ عنہم'' کی سیرت کا ایک انوکھا اور اچھوتا پہلو ہے۔ جسے مؤلف نے نہایت محنت اور محبت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرما کر روز قیامت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ساتھ عطا فرمائے۔

والسلام

پروفیسر ڈاکٹر آغا محمود احمد

رئیس شعبہ عربی، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا

7-2-2022

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِن شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِن سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَن يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَن يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

أَمَّا بَعْدُ، فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ!

اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار احسانات اور انعامات ہیں۔ ان انعامات میں اہم ترین انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخری نبی ﷺ کے امتی ہونے کا شرف بخشا اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین: اسلام، کے پیروکار بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف انسانوں کو مختلف خوبیوں سے نوازا ہے۔ بہت سے خاص اور اہم ترین اشخاص قصہ پارینہ ہوگئے۔ تاریخ میں نام اسی کا زندہ ہے جس نے اپنی زندگی میں کوئی اہم اور قابل ذکر و قابل قدر کارنامہ انجام دیا ہے، یا جس کی ذات کو کسی خاص نسبت نے حسن بخشا تھا۔ نسبت کے حسن کی ایک کیفیت یہ ہے کہ کسی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت، خدوخال، انداز تکلم اور چال ڈھال قدرتی طور پر کسی عالمی سطح پر نیک شہرت رکھنے والی، محبوب و مقبول شخصیت کے مشابہ ہو۔

اللہ تعالیٰ انسان کو جیسا چاہے پیدا فرماتا ہے۔ یہ صرف اور صرف اسی کی مشیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی انسان کو اپنے کسی بہت نیک اور مقرب شخصیت جیسی شکل وصورت سے نوازا ہے تو یہ اس انسان کے لیے عزت کا باعث ہے۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ اخروی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام توحید اور اعمال صالحہ کی بنا پر ہے۔

اور اگر کسی کو ناپسندیدہ اور قابل نفرت ہستی سے مشابہت ملی تو یقیناً اس کا چہرہ ایک کریہہ اور منفی تاثر کا باعث ہوتا ہے۔ تاریخ نے ایسے افراد کو ذکر کیا ہے۔ مثلاً، علامہ ابن سعد رحمہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان نقل کیا ہے جس میں آپ ﷺ نے عبدالعزیٰ بن قطن کو دجال کے مشابہ قرار دیا تھا۔ [1]

اس کے برعکس ایسے سعادت مند افراد کا ذکر خیر بھی کتب تاریخ میں مذکور ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی پسندیدہ اور محبوب ہستیوں سے مشابہت عطا فرمائی تھی۔ یقیناً ایسے خوش نصیب افراد لائق صد احترام ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سیدنا دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے سید الملائکہ جبریل علیہ السلام کی مشابہت اور سیدنا عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی مشابہت عطا فرمائی تھی۔ [2]

سعادت مندوں میں بلند درجہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب، سید الکونین، خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور سے مشابہت عطا فرمائی تھی۔ یہ مشابہتیں جزوی ہیں، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا حسن کامل و اکمل ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد: 189/4

[2] طبقات ابن سعد: 189/4

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ عنوان "**رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل صحابہ رضی اللہ عنہم**" سے واضح ہو رہا ہے کہ زیر نظر کتاب میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے، جو شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ ان ہستیوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آنے والوں میں سے بھی افراد کے نام آتے ہیں۔ امتیوں کے علاوہ انبیاء علیہم السلام میں سے بھی ایک نہایت اہم نام ان ہستیوں کی فہرست میں آتا ہے، اور وہ نام ہے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا۔

بعض شخصیات رسول اللہ ﷺ سے شکل وصورت میں مشابہت تو نہیں رکھتی تھیں، لیکن ان کی عادات واطوار، اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کا انداز رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتا تھا۔ ان کی اس مشابہت کے پیش نظر ان میں سے بھی دو اہم ترین شخصیات کا تذکرہ نہایت اختصار سے ذکر کیا گیا۔

ہم نے اس کتاب کو درج ذیل پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے:

① ..رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے نبی (سیدنا ابراہیم علیہ السلام)

② ..رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

③ ..رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے تابعین عظام رحمہم اللہ

④ ..رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے دیگر اکابرین رحمہم اللہ

⑤ ..عادات میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

میں نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں زیر بحث شخصیات کا محض مختصر تعارف ہی بیان کیا جائے، ......انبیاء رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو متفقہ علیہ شخصیات اور ہمارے لیے دنیا وما فیہا سے بڑھ کر عزیز اور محبوب از جان ہستیاں ہیں...... البتہ...... تابعین و دیگر اکابرین میں سے کسی کی ذات، علمی حیثیت، سیاسی اعتبار سے منفی یا مثبت خدمات، اوران میں سے کسی کے متعلق اختلافی بیانات کو ذکر کرنے سے حتی الامکان گریز کیا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا کہ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے مفید ثابت ہو، کسی قسم کے اختلاف یا انتشار کا ہرگز سبب نہ بننے پائے۔...اللہ تعالیٰ نیتوں سے بخوبی واقف ہے۔...

میں اپنے ان محسنین کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں علمی و اخلاقی تعاون کیا۔ ان میں سب سے اول، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ کے قریبی ساتھی، عربی زبان و ادب کے علمی حلقہ میں اہم و قابل قدر شخصیت، میرے نہایت محسن و مشفق استاذ مکرم، **پروفیسر ڈاکٹر آغا محمود احمد** حفظہ اللہ [رئیس شعبہ عربی سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا] ہیں، جنھوں نے اپنی مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور ''حرف سپاس'' تحریر فرما کر حوصلہ افزائی کی۔

میں اپنے محترم دوست الشیخ قاری شاہد عمران، فضیلۃ الشیخ محمد سلیمان جمالی (نواب شاہ سندھ)، محترم المقام محمد صدیق خان (حکیم آباد پشاور) اور قابل احترام بھائی ابوحفص حسن خان حفظہ اللہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری اور تزئین میں مجھے علمی تعاون اور اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔

اپنے محترم و محسن بھائی، جناب **عبدالرحمن عابد** (مدیر مکتبہ محمدیہ) کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں؛ جنھوں نے اس کتاب کو شائع کر کے عوام الناس کے لیے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

امان اللہ عاصم

محلہ اسلام پورہ، شیخوپورہ

0332-7088872

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 1

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے نبی

سیدنا ابراہیم علیہ السلام
خلیل اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

رسول اللہ ﷺ نے حدیث معراج میں فرمایا تھا: ''میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ان کی اولاد میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔'' ❶

ایک حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام تمھارے ساتھی (یعنی، خود رسول اللہ ﷺ) کے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ ❷

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا نام، بائبل میں ابرام اور ابرہام جبکہ قرآن مجید میں ابراہیم مذکور ہے۔ ابراہیم یا ابرہام عبرانی لفظ ہے۔ یہ دو کلمات: ''اب'' اور ''راہام'' کا مرکب ہے۔ جس کا مطلب ہے: قوموں کا باپ۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل منتخب فرمایا۔ [سورة النساء: 125]

آپ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام امیلہ تھا۔ جو نہایت نیک خاتون تھیں۔ البتہ ان کی وفات سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے ہوگئی تھی۔ ❸ آپ علیہ السلام کے والد محترم کا نام بائبل میں ''تارح'' اور قرآن مجید میں ''آزر'' بیان ہوا ہے۔ ❹

❶ صحيح البخارى، كتاب احاديث الأنبياء، باب قول الله "و هل أتاك حديث موسىٰ"، حديث، 3394 - سبل الهدى والرشاد فى سيرة خير العباد: 115/2.

❷ تفسير عبدالرزاق: 288/2 - صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب ذكر المسيح ابن مريم . . ، حديث، 172.

❸ البداية والنهاية، لابن كثير: 132/1.

❹ سورة الانعام: 74 - بائبل، پيدائش، باب 26/11.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد بت گری کے پیشہ سے وابستہ تھے۔ اور حاکم وقت کے دربار میں نہایت معزز ومقرب تھے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا پورا خاندان اپنے دور کے شاہی محل میں نہایت قرب اور احترام کا مقام رکھتا تھا۔ اس وقت کے حکمران نمرود نے جن سات خاص لوگوں کو نہایت اہم وزارتیں دے رکھی تھیں، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد بھی ان سات افراد میں سے ایک تھے۔ ❶

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا سلسلہ نسب سیدنا نوح علیہ السلام کے بیٹے ''سام'' سے ملتا ہے۔ ❷

سیدنا ابراہیم علیہ السلام صوبۂ بابل کے مقام کوثا میں پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السلام کی والدہ محترمہ کا نام امیلہ تھا۔ جو نہایت نیک خاتون تھیں۔ البتہ ان کی وفات سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نبوت سے پہلے ہوگئی تھی۔ ❸ ایک روایت کے مطابق آپ علیہ السلام کی پیدائش کلدانیہ کے شہر ''اُر'' میں پیدا ہوئے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا جس علاقے سے تعلق تھا، وہ علاقہ اپنے دور میں شرک کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ آپ علیہ السلام نے تبلیغ کی پاداش میں بہت سی تکالیف جھیلیں؛ جیسا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کا حال رہا ہے۔ آپ علیہ السلام کو توحید کی خاطر ہجرت کرنا پڑی۔ آپ علیہ السلام بہت مہمان نواز اور بلند اخلاق کے پیکر تھے۔ آپ علیہ السلام نے تقریباً 157 برس کی عمر میں وفات پائی۔ اور بیت المقدس کے قریب حبرون میں ایک غار میں مدفون ہوئے۔ ❹

---

❶ الأخبار الطوال، للدینوری: ص، 10.
❷ البدایة والنهایة، لابن کثیر: 139/1.
❸ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 177/6.
❹ تفصیل کے لیے دیکھئے: قصص الانبیاء، لابن کثیر۔ اور، قصص القرآن، حفظ الرحمٰن سیوہاروی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 2

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ بن محمد ﷺ

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا صاحبزادہ ابراہیم (رضی اللہ عنہ) دیکھا تھا؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں، ان کی وفات بہت کم سنی میں ہوگئی تھی، وہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔ ❶

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کی تمام اولاد آپ ﷺ کی زندگی میں ہی وفات پا چکی تھی۔ آپ ﷺ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی کہ ماہِ ذوالحجہ 8 ہجری کو مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کی کنیز سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک نہایت خوبصورت بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام ابراہیم رکھا گیا۔ ❷

دایہ ام رافع رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند ابو رافع رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ جا کر رسول اللہ ﷺ کو بیٹے کی ولادت کی خوش خبری سنائے۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ ﷺ کو بیٹے کی خوشخبری سنائی اور آپ ﷺ کو مبارکباد پیش کی۔

---

❶ المعجم الأوسط، للطبراني: 368/6، حديث، 6638۔ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے شباہت کے ذکر کے علاوہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ [مجمع الزوائد و منبع الفوائد: 162/9] البتہ حافظ ابن حجر اور علامہ عینی رحمہ اللہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے مشابہ (ہم شکل) ہونا بیان کیا ہے۔ [فتح الباري، لابن حجر: 97/7۔ عمدة القاري، 264/17]

❷ طبقات ابن سعد: 108/1، 5,4/3، 171/8۔ فتح الباري لابن حجر: 174/3۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت پر اہل علم کا اتفاق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ بیٹے کی خوشخبری سن کر بے حد خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔ اور آپ ﷺ نے یہ خوب صورت خوشخبری سنانے والے صحابی سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کو ایک غلام بطور تحفہ دیا۔

آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو یہ خوش خبری سناتے ہوئے فرمایا: آج رات میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا نام اپنے اباجان (جدامجد) سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مبارک نام پر ''ابراہیم'' رکھا ہے۔ ❶

آپ ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر ان کی والدہ ماجدہ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کردیا اور فرمایا: ام ابراہیم (ماریہ) کو اس کے بیٹے نے آزادی دلوادی۔ ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوا تو جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو ''ابوابراہیم'' کہہ کر سلام عرض کیا تھا۔ ❸

آپ ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت کے ساتویں دن ان کا عقیقہ کیا، سر منڈوایا اور سر کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی، پھر بالوں کو زمین میں دفن کردیا۔ ❹

عرب کے دستور کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی رضاعت کا اہتمام کیا۔ ان کی رضاعت (دودھ پلانے) کے لیے ایک نہایت سلیقہ شعار اور سمجھدار انصاری خاتون ام سیف رضی اللہ عنہا کو مامور کیا گیا۔ ❺

---

❶ الاستيعاب في معرفة الأصحاب ، لابن عبدالبر: 54/1 ـ طبقات ابن سعد: 107/1 .

❷ طبقات ابن سعد: 108/1 .

❸ مستدرك حاكم: 660/2 ، حديث: 4188 .

❹ طبقات ابن سعد: 107/1 ، 174/8 ـ أسد الغابة في معرفة الصحابة: 152/1 ـ الاستيعاب في معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 54/1 .

❺ ام سیف کا اصل نام خولہ بنت منذر تھا۔ ان کی ایک کنیت ام بردہ بھی بیان کی جاتی ہے۔ ام سیف کے خاوند کا نام براء بن اوس اور کنیت ابوسیف تھی۔ [شرح النووي على صحيح مسلم 77,76/15]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام سیف رضی اللہ عنہا کا خاوند ابو سیف رضی اللہ عنہ لوہار تھا۔ ان کا گھر بھی چھوٹا سا تھا۔ اس لیے ان کا گھر اکثر لوہے کی بھٹی سے نکلنے والے دھویں سے بھرا رہتا تھا۔ اسی دھویں کی وجہ سے ننھے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی صحت خراب ہوگئی۔ اور دن بدن مزید بگڑتی گئی۔ حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔

وفات کے وقت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں: ایک روایت میں ہے کہ وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر اٹھارہ ماہ (ڈیڑھ سال) ❶ جب کہ بعض روایات کے مطابق سولہ ماہ تھی۔ ❷ معروف مؤرخ واقدی کا بالجزم بیان بھی تقریباً سولہ ماہ کی تائید کرتا ہے۔ انھوں نے بیان کیا ہے کہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات 10 ربیع الاول بروز منگل 10 ہجری میں ہوئی۔ جب کہ ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات نبی کریم ﷺ سے تین ماہ قبل ہوئی۔

اہل علم، مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ماہ ذوالحجہ 8 ہجری میں ہوئی۔ ❸ اس اعتبار سے واقدی وغیرہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات تقریباً پندرہ، سولہ ماہ کی عمر میں جب کہ ابن حزم رحمہ اللہ کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کی وفات دو سال کی عمر میں ہوئی۔ واللہ اعلم۔

بیٹے کے مرض میں اضافے اور حالت کی خرابی کی اطلاع پر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے اپنے لخت جگر کو اپنے ہاتھوں میں اٹھالیا۔ ننھا ابراہیم رضی اللہ عنہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہا تھا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں ہی آپ ﷺ کے صاحبزادے کی جان قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال، حديث، 2315 ۔ أسد الغابة في معرفة الصحابة: 152/1 ۔ الاستيعاب في معرفة الأصحاب: 55,54/1 ۔ طبقات ابن سعد: 114,108,107/1، 5,4/3۔

❷ طبقات ابن سعد: 112/1۔ ❸ فتح الباری لابن حجر: 174/3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے لختِ جگر کی جدائی کے غم میں رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ آپ ﷺ کے صحابی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ تو اللہ کے رسول ہیں۔ (آپ بھی دیگر لوگوں کی طرح آنسو بہا رہے ہیں؟)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عوف کے بیٹے! یہ آنسو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔ آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل غمگین ہے۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اے ابراہیم! حالانکہ تمھاری جدائی سے ہم بہت غمگین ہیں، لیکن ہم ایسی بات کریں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ ❶

سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو ام سیف نے غسل دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پڑھایا اور مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع الغرقد (المعروف جنت البقیع) میں سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے قریب؛ انھیں دفن کر دیا گیا۔ ❷

رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے روز سورج کو گرہن لگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے۔ اس بات پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ”سورج اور چاند؛ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے انھیں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اس کے ختم ہونے تک اللہ کے حضور دعا کرو اور نماز پڑھو۔“ ❸

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّا بِكَ لَمَحزُونُونَ، حدیث، 1303۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته صلی اللہ علیه وسلم الصبیان والعیال، حدیث، 2315.

❷ الاستیعاب فی معرفة الأصحاب: 56/1۔ طبقات ابن سعد: 174/8، 112/1.

❸ صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب الدعاء فی الخسوف، حدیث: 1060۔ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: 152/1.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی اور شخص نبی کریم ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔ ❶

ایک روز سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اٹھایا ہوا تھا، اور آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میرے اباجان اس بچے پر قربان، یہ بچہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہے، علی (رضی اللہ عنہ) کے مشابہ نہیں۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ قریب ہی تھے، وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر مسکرا رہے تھے۔ ❷

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے نواسے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور والد محترم، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے بڑے صاحب زادے تھے۔ ❸

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت نصف رمضان 3 ہجری کو ہوئی۔ ❹ امام ذہبی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت شعبان میں ہوئی۔ ❺

---

❶ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما، حدیث، 3752.

❷ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما، حدیث، 3750.

❸ جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: 37.

❹ نسب قریش، لمصعب الزبیری: 23 - تاریخ دمشق، لابن عساکر: 168/13.

❺ سیر أعلام النبلاء: 3/246.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کو نواسے کی پیدائش کی خوش خبری پہنچی تو آپ ﷺ اپنے نواسے کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے، نومولود نواسے کو ایک زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس پر آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا: کیا میں نے تمھیں منع نہیں کیا تھا کہ بچے کو زرد رنگ کے کپڑے میں نہ لپیٹنا بلکہ سفید کپڑے میں لپیٹنا۔ تو اہل خانہ نے نومولود کو سفید کپڑے میں لپیٹ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نواسے کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے داماد، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے اس بیٹے کا نام کیا رکھا ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم نے اس کا نام ''حرب'' رکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں؛ اس کا نام ''حسن'' ہے۔ ❶ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: یہ (بیٹا): ''حسن'' ہے اور، آپ ابوالحسن ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے پہلے نواسے کا نام سیدنا ہارون علیہ السلام کے بیٹے ''شبر'' کے (عبرانی) نام پر (عربی میں) ''حسن'' رکھا۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے اپنے نومود نواسے، حسن رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان کہی۔ ❸

---

❶ تاریخ دمشق، لابن عساکر 169,168/13۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام ''جعفر'' جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے بیٹے کا نام ''حمزہ'' رکھا تھا۔

❷ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 171,170,168/13 - مسند أحمد بن حنبل: 98/1، حدیث، 769- القاموس المحیط، لمحمد بن یعقوب فیروزآبادی: 413 - جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: 16.

❸ سنن الترمذی: کتاب الاضاحی، باب الاذان فی أذن المولود، حدیث: 1514- علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتویں دن رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا۔ عقیقے میں دو بکریاں ذبح کیں۔ ❶

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد تھی۔ ❷ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ 50,49 اور 51 ہجری بیان کی گئی ہے۔ حقیقت کا علم صرف اللہ کی ذات کو ہے۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی نے زہر دیا، جس سے ان کی وفات ہوگئی۔

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کے معروف قبرستان بقیع الغرقد (المعروف جنت البقیع) میں دفن کیا گیا۔ ❸ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے متعدد شادیاں کی تھیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی کثیر اولاد ہوئی تھی۔

---

❶ مسند أبی یعلی: 17/8، حدیث، 4521۔ سنن البیهقی الکبری: 303/9، حدیث، 19077.

❷ جمهرة انساب العرب، لابن حزم: ۳۷.

❸ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب: 389/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما

جب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ایک تھال میں رکھ کر عبیداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے چھڑی ماری اور آپ رضی اللہ عنہ کے حسن و جمال کے متعلق بھی کچھ کہا (کہ کس قدر خوب صورت چہرہ ہے)۔ تو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''حسین (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔''❶

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے نواسے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور والد محترم، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ اپنے بھائی سیدنا حسن بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے چھوٹے تھے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت 5 شعبان المعظم 4 ہجری کو ہوئی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بیٹے کا نام جعفر، یا حرب رکھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے حسین رکھ دیا۔ اور فرمایا کہ میں نے سیدنا ہارون علیہ السلام کے بیٹے ''شبیر'' کے (عبرانی) نام پر اپنے نواسے کا (عربی) نام حسین رکھا ہے۔❷

رسول اللہ ﷺ نے اپنے نومود نواسے، حسین رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان کہی۔❸

---

❶ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما، حدیث، 3748.

❷ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 171,170,168/13 - مسند احمد بن حنبل: 98/1، حدیث، 769.

❸ مستدرك حاكم: 197/3، حديث، 4827.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ساتویں دن رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا۔ عقیقے میں دو بکریاں ذبح کی گئیں۔ ❶

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی رضاعت کے لیے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام فضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمات حاصل کی گئیں۔ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے اعضاء میں سے ایک عضو میرے گھر میں آگرا ہے۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ تو اچھا خواب ہے۔ (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا، جس کو تم اپنے بیٹے قثم کے ساتھ دودھ پلاؤ گی۔"

اس کے کچھ عرصہ بعد سیدنا حسین (رضی اللہ عنہ) کی ولادت ہوئی تو رضاعت کے لیے آپ رضی اللہ عنہ کو سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا گیا۔ انھوں نے اپنے بیٹے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا۔ ❷

---

❶ مسند أبي يعلى: 17/8، حديث، 4521 - سنن الكبرى، للبيهقي: 303/9، حديث، 19077.

❷ تهذيب الكمال، للمزي: 398/6 - سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کا نام لبابہ بنت حارث تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ، یعنی رسول اللہ ﷺ کی چچی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا معروف صحابہ: سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا قثم بن عباس اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کی والدہ تھیں۔ بعض علماء نے آپ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ایک بیٹے معبد اور ایک بیٹی ام حبیب (یا ام حبیبہ) کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے بڑے بیٹے سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی نسبت سے ام فضل کی کنیت سے معروف تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد اسلام قبول کیا۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہا کو دوسرے نمبر پر مسلمان ہونے والی خاتون ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی ماں کی طرف سے حقیقی اور باپ کی طرف سے سوتیلی بہن تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ❶ آپ رضی اللہ عنہ کو عراق میں کربلا کے مقام پر 61 ہجری 10 محرم جمعہ کے روز دیگر اقرباء واحباب سمیت شہید کر دیا گیا۔ ❷ علامہ ابن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو جب شہید کر دیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک، مدینہ منورہ کے گورنر عمرو بن سعید کے پاس بھیجا گیا۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر کے قریب دفن کر دیا۔ ❸

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اہل عراق پر لعنت بھیجی، فرمایا: ان لوگوں نے حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے، جنھوں نے علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ سے دھوکہ کیا اور (پردیس میں) اذیت دی۔ اللہ ان لوگوں پر لعنت کرے۔ ❹

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے متعدد شادیاں کی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کثیر الاولاد تھے۔

www.kitabosunnat.com

❶ جمهرة انساب العرب، لابن حزم: 37.
❷ الاصابة فی تمييز الصحابة: 81/2 - البداية والنهاية: 198,172/7.
❸ طبقات ابن سعد: 237/5.
❹ مسند أحمد بن حنبل: 298/6، حديث، 26596.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: تم شکل وصورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔ ❶

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور جان نثار صحابی تھے۔ ان کے والد کا نام عبدمناف تھا، جو اپنی کنیت ابوطالب سے معروف تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے بڑے بھائی سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے دس سال چھوٹے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس وقت اسلام قبول کیا تھا، جب ابھی تک دارارقم کو رسول اللہ ﷺ نے درس گاہ کے طور پر منتخب نہیں کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوسری ہجرت حبشہ میں مکہ سے حبشہ ہجرت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین حبشہ کے امیر تھے۔

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ محترمہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور دیگر بہت سے اصحاب کے ساتھ عرصہ دراز تک حبشہ میں مقیم رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاں حبشہ میں قیام کے دوران تین بیٹے (عبداللہ، عون، محمد) پیدا ہوئے۔ بعدازاں آپ رضی اللہ عنہ نے 7 ہجری میں حبشہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ❷

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب کیف یکتب هذا: ماصالح فلان بن فلان . . ، حدیث، 2699 ۔ سنن الترمذی، أبواب المناقب، باب مناقب جعفر بن أبی طالب، حدیث، 3765 ۔ طبقات ابن سعد: 27/4.

❷ طبقات ابن سعد: 97/1، 25/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ پہنچے ان دنوں مسلمان نہایت خوش تھے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہودیوں کے سب سے بڑے گڑھ: خیبر، پر فتح عطا فرمائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وفور محبت میں انھیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا:

”آج مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ مجھے جعفر کے آنے کی زیادہ خوشی ہے یا خیبر فتح ہونے کی؟“ ❶

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ 7 ہجری کو پیش آنے والے معرکہ، جنگ موتہ میں شریک ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا شمار بہادر اور زیرک جنگجو صحابہ میں ہوتا تھا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے جنگ موتہ کے موقع پر عسکری لشکر کے سپہ سالاروں میں آپ رضی اللہ عنہ کو بھی شامل فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر فرمایا اور حکم دیا تھا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) سپہ سالار ہوں گے۔ اور اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) اس لشکر کے سپہ سالار ہوں گے۔ چنانچہ اس معرکہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، ان کے بعد جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سپہ سالار بنے تو وہ بھی شہید کر دیے گئے۔ ❷

میدان جنگ میں لڑتے لڑتے، جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو دشمنان اسلام نے آپ رضی اللہ عنہ کے دونوں بازو بھی کاٹ دیے تھے۔

---

❶ طبقات ابن سعد: 82/2.

❷ صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ موتہ من ارض شام، حدیث، 4261۔طبقات ابن سعد: 27/4] سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سپہ سالار بنے، وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ ان کے بعد سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کمان سنبھالی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ [صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ موتہ من أرض شام، حدیث، 4262]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی جرأت و بہادری بیان کرتے ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا تھا:

"جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دو پر ہیں۔ جن کے ذریعے وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں۔" ❶

اسی لیے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ذوالجناحین اور طیار کے مبارک القاب سے معروف ہوئے۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے حبشہ میں نجاشی کے سامنے اسلامی تعلیمات کی وضاحت نہایت خوبصورت انداز میں بیان کی۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے پچاس وسق کھجوریں سالانہ کا وظیفہ مقرر فرمایا تھا۔ ❷

❶ طبقات ابن سعد: 29/4.
❷ طبقات ابن سعد: 30/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما

سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما شکل صورت میں رسول اللہ ﷺ کے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ ❶

سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کی پیدائش 624 عیسوی (تقریباً، 2ہجری) کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا؛ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

"قثم بن عباس بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف . . . "

فتح مکہ سے کچھ دیر قبل آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے اپنے اہل و عیال سمیت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی اور علی الاعلان اسلام قبول کیا۔ اس وقت سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر تقریباً 6 برس تھی۔

سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت بھرپور نوجوان تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بہت فاضل، پاکباز اور رسول اللہ ﷺ کے قریبی صحابہ میں سے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان خوش نصیبوں میں شامل تھے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل میت اور تجہیز و تکفین کا عمل انجام دیا۔ ❷

---

❶ طبقات ابن سعد: 4/4 ، 203/7- البداية والنهاية: 85/8 .

❷ البداية والنهاية:281/5 - صحيح سنن ابن ماجة: حديث ، 1628 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آخری لمحات گزارنے والے صحابی؛ سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی تدفین میں شریک صحابہ میں سے سب سے آخر میں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک سے باہر آئے تھے۔ ❶

سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے نواسے سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دودھ شریک بھائی تھے۔ ❷

سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کو امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا تھا۔ امیر المومنین سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں خراسان کی فوج کشی میں سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے۔ اسی عسکری مہم میں ایک معرکہ سمرقند پیش آیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ اور سمرقند میں ہی آپ رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ ❸

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی ولادت عام الفیل سے تین سال قبل ہوئی۔ اس اعتبار سے آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے تین سال بڑے تھے۔ ❹

---

❶ حسن۔ مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة)، حديث، 787 ۔ أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثير: 92/4.

❷ تهذيب الكمال فی أسماء الرجال، للمزّی: 398/6 ۔ تاريخ دمشق، لابن عساكر: 114/14.

❸ البداية والنهاية: 85/8 ۔ تهذيب الكمال فی أسماء الرجال، للمزی: 538/23 ۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے عراق کے معروف شہر "مرو" میں وفات پائی۔ تاہم صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت اور تدفین سمرقند میں ہوئی۔ [تهذيب الكمال فی أسماء الرجال:538/23]

❹ معرفة الصحابة، لأبی نعيم: 2120/4 ۔ معجم الصحابة، للبغوی: 381/4- ایک قول یہ بھی مذکور ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے دو سال بڑے تھے۔ [أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثير:60/3] ابن اثیر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا سن ولادت عام الفیل سے دو سال قبل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا قثم رضی اللہ عنہ معروف صحابی سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔ ❶ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی کے علاتی بھائی تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام نتیلہ بنت جناب تھا۔ ❷

سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کی دادی جان، یعنی: سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نتیلہ بنت جناب پہلی عرب خاتون تھیں جس نے بیت اللہ پر غلاف چڑھایا تھا۔ ❸ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قریش کے معززین اور معتبر شخصیات میں سے ایک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں قریش کے سردار اور سرپنچ تھے۔ ❹

---

❶ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی کے حقیقی بھائی نہیں بلکہ علاتی (یعنی: باپ کی طرف سے حقیقی اور ماں کی طرف سے سوتیلے) بھائی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے دادا، سردار عبدالمطلب نے ایک سے زیادہ شادیاں کی تھیں۔ ان کی بیویوں میں سے ایک بیوی کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا؛ جو رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی سردار عبداللہ کی والدہ محترمہ تھیں۔ عبدمناف (المعروف: ابوطالب)، زبیر اور عبدالکعبہ؛ رسول اللہ ﷺ کے والد محترم سردار عبداللہ کے حقیقی بھائی اور اروی، عاتکہ، بیضاء (ام حکیم)، برہ اور امیمہ ان کی حقیقی بہنیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ام حکیم بیضاء اور آپ ﷺ کے والد محترم سردار عبداللہ، جڑواں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے دادا جان سردار عبدالمطلب کی دیگر اولاد (یعنی رسول اللہ ﷺ کے چچاؤں اور پھوپھیوں) کے نام یہ ہیں: حارث، عباس، مقوم، حجل (مغیرہ)، ضرار، قثم، عبدالعزی (ابولہب)، غیداق، حمزہ اور صفیہ۔ ان میں سے عباس، اروی، حمزہ اور صفیہ رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا۔ جبکہ ابولہب اسلام کا شدید مخالف اور رسول اللہ ﷺ کا دشمن تھا۔

❷ أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 39/1، 60/3.

❸ أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 60/3- واقعہ یوں ہوا کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بچپن میں کہیں کھو گئے تھے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نتیلہ بنت جناب نے نذر مانی کہ اگر میرا بیٹا مل گیا تو میں بیت اللہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ مل گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ نے بیت اللہ پر غلاف چڑھایا۔ [أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 60/3]

❹ أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 60/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ اپنے چچا سیدنا عباس سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے جان نثار اور آپ ﷺ کو اپنی اولاد، مال اور جان سے بڑھ کر محبت کرنے والے تھے۔ ❶

سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کے والد محترم سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہجرت سے قبل مسلمان ہو چکے تھے۔ لیکن اپنا اسلام ظاہر نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق مکہ مکرمہ میں ہی مقیم رہے اور وہاں سے رسول اللہ ﷺ کو قریش کی تمام حرکات اور خبروں سے باخبر رکھنے کے لیے خط لکھا کرتے تھے۔ ❷ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر میں لشکر اسلام کو حکماً فرمایا تھا کہ اگر تم میں سے کسی کے سامنے: میرے چچا عباس آ جائیں تو انھیں قتل مت کرنا، کیونکہ انھیں جبراً لایا گیا ہے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے قریبی ایام میں ہجرت کی اجازت ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کا شرف حاصل کیا، پھر نبی کریم ﷺ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر بھی حاضر ہوئے۔ ❸

---

❶ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا: ''جس شخص نے میرے چچا کو اذیت دی، گویا اس نے مجھے اذیت دی۔ یاد رکھو! چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔'' [سنن الترمذی، حدیث، 3758۔ مسند ابن أبی شیبة: حدیث، 918] ایک موقع پر کسی نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا اللہ کے رسول (ﷺ)؟ تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کمال دانشمندانہ جواب دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں، البتہ میں پیدا اُن سے پہلے ہوا تھا۔ [التاریخ الأوسط، للبخاری: 70/1۔ معجم الصحابة، للبغوی: 381/4]

❷ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں مکہ میں ہی مقیم رہنے کو کہا اور فرمایا: آپ سب سے آخری مہاجر ہوں گے، بالکل اسی طرح جس طرح میں سب سے آخری نبی ہوں۔ [أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 61/3]

❸ أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 61/3۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سیدنا تیسرے خلیفہ سیدنا عثمان بن عفان، ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 88 سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ ❶

سیدنا قثم رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا نام لبابہ بنت حارث تھا۔ البتہ وہ اپنی کنیت ''ام الفضل'' سے معروف تھیں۔

ام فضل لبابہ بن حارث رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

''لبابة بنت الحارث بن حزن بنِ بُجَيرِ بنِ الهُزَمِ بنِ رُؤَيبَة بن عبد الله بن هلال بن عامر بنِ صَعصَعَة بن مُعَاوِيَة بن بَكر بن هوازن بن مَنصُور بن عِكرِمَة بن حصفة بن قَيس بن عيلان بن مضر . . .'' ❷

سیدہ لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا قدیم الاسلام تھیں، آپ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ اس اعتبار سے آپ رضی اللہ عنہا خواتین میں دوسرے نمبر پر اسلام قبول کرنے کا شرف پانے والی عظیم خاتون تھیں۔ ❸

سیدہ ام فضل لبابہ بن حارث رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ سے دوہری قریبی رشتہ داری کا شرف حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی چچی بھی تھیں اور آپ ﷺ کی خواہر نسبتی بھی۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کی ایک بہن، (ام المومنین) سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے عقد نکاح میں تھیں۔ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اکثر اولاد سیدہ ام فضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ہی سے تھی۔

---

❶ معرفة الصحابة، لأبی نعیم: 2120/4 - معجم الصحابة، للبغوی: 381/4.
❷ طبقات ابن سعد: 40/4 - تاريخ ابن أبی خيثمة: 817/2.
❸ أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثير: 92/4.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے محبوب نواسے سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی رضاعت کی ذمہ داری آپ رضی اللہ عنہا ہی کو سونپی گئی تھی۔ ❶ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ تاہم ان کی وفات ان کے خاوند سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوئی۔ سیدہ ام فضل لبابہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ ❷

فضل، عبداللہ، عبیداللہ، عبدالرحمن، معبد اور ام حبیب؛ سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کے حقیقی بہن بھائی تھے۔ ❸

---

❶ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے اعضاء میں سے ایک عضو میرے گھر میں آ گرا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس خواب کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا، جس کو تم اپنے بیٹے قثم کے ساتھ دودھ پلاؤ گی۔'' جب سیدنا حسین (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے تو انھیں رضاعت کے لیے سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا گیا۔ سیدہ ام فضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بھی دودھ پلایا۔ [تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 398/6 - تاريخ دمشق، لابن عساكر: 114/14]

❷ الثقات، لابن حبان: 361/3.

❸ فضل بن عباس، اپنے بہن بھائیوں میں بڑے تھے، انہی کے نام پر ان کے والدین کی کنیتیں تھیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے امت کا سب سے بڑا مفسر قرآن ہونے کا شرف پایا۔ آپ کو حِبر الأمة بھی کہا جاتا ہے۔ عبیداللہ اپنے بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک سال چھوٹے تھے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ لیکن آپ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انھیں یمن کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ ان کی وفات 28 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ [الأعلام، للزركلي: 194/4 - طبقات خليفة بن خياط: ص، 404] معبد اور عبدالرحمن کی ولادت دور نبوی میں ہوئی تھی۔ ان دونوں بھائیوں کو افریقیہ میں شہید کر دیا گیا۔ [حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة، للسيوطي: 216/1، 237] معبد بن عباس، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مکہ کے امیر تھے۔ [الأعلام، للزركلي: 264/7] ام حبیب بنت عباس رضی اللہ عنہما کی شادی اسود بن سفیان بن عبدالاسد مخزومی سے ہوئی۔ جس سے زرقاء اور لبابہ، دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ ان کی رہائش مکہ مکرمہ میں تھی۔ [طبقات ابن سعد: 39/8]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا قثم رضی اللہ عنہ کے علاتی بھائی، حارث بن عباس تھے، ان کی والدہ کا نام حجیلہ بنت جندب تھا۔ اسی طرح آمنہ، صفیہ، کثیر، عون اور تمام بھی سیدنا قثم بن عباس رضی اللہ عنہما کے علاتی بہن بھائی تھے۔ ❶ علامہ مزی اور حافظ ابونعیم اصبہانی نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی (یعنی: سیدنا قثم رضی اللہ عنہ کی ایک بہن) ام کلثوم بھی ذکر کی ہے۔ ❷

---

❶ معرفة الصحابة، لأبی نعیم: 2120/4 ۔ کثیر بن عباس کی ولادت رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہوئی، انھیں محض اسی بنا پر صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے جبکہ وہ تابعی ہیں کیونکہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا بھی نہیں۔ [جامع التحصیل فی أحکام المراسیل، للعلائی: ص، 258] کثیر بن عباس، تمام بن عباس اور عون بن عباس کی والدہ ام ولد (کنیز) تھیں۔ [تهذیب الکمال فی أسماء الرجال، للمزی: 131/24 ۔ سیر أعلام النبلاء، للذهبی: 443/3] تمام بن عباس کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ [معرفة الصحابة، لأبی نعیم: 459/1] جبکہ عون بن عباس رضی اللہ عنہما صحابی ہیں۔ [أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الأثیر: 14/4]

❷ تهذیب الکمال فی أسماء الرجال، للمزی: 226/14 ۔ معرفة الصحابة، لأبی نعیم: 3550/6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسفیان مغیرہ بن حارث رضی اللہ عنہ شکل و صورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ ❶

ابوسفیان، آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی۔ جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام مغیرہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد محترم رسول اللہ ﷺ کے چچا حارث بن عبدالمطلب تھے۔ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام غزیہ بنت قیس تھا۔ ❷

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ابوسفیان ہی تھا، یہ ان کی کنیت نہیں تھی۔ اور مغیرہ ان کے بھائی کا نام تھا۔ ❸

سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے دودھ شریک بھائی بھی تھے۔ انھوں نے بھی سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔ ❹

ابوسفیان مغیرہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی شادی ان کے چچا، سردار ابوطالب کی بیٹی سیدہ جمانہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی۔ ❺

---

❶ طبقات ابن سعد: 38/4 ۔ سیر أعلام النبلاء، للذهبي: 203/1 .

❷ مستدرك حاكم: حديث، 5109 ۔ طبقات ابن سعد: 36/4 .

❸ سير أعلام النبلاء، للذهبي: 203/1 ۔ الإصابة في تمييز الصحابة: 155/6 .

❹ أسد الغابة في معرفة الصحابة: 154,153/6 ۔ الإصابة في تمييز الصحابة: 179/7 ۔ طبقات ابن سعد: 37/4 .

❺ طبقات ابن سعد: 39/8 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسفیان مغیرہ بن حارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہم عمر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ ❶

سیدنا ابوسفیان مغیرہ بن حارث رضی اللہ عنہ قبل از اسلام، رسول اللہ ﷺ کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت کیا تو سب سے زیادہ مخالفت کرنے والوں میں بھی آپ ہی پیش پیش رہے۔ کم و بیش بیس سال تک انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نہ صرف مخالفت کی، بلکہ آپ ﷺ کو اذیت پہنچانے اور پریشان کرنے کا کوئی موقع انھوں نے کبھی ہاتھ سے نہیں دیا تھا۔ جب بھی قریش نے رسول اللہ ﷺ کے مقابل آکر آپ ﷺ سے لڑائی یا کسی بھی جنگ میں مقابلہ کرنے کی کوشش کی، تو ابوسفیان مغیرہ بن حارث ہمیشہ ایسے مواقع پر رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں سب سے آگے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ہدایت عطا فرمائی تو انھوں نے اسلام قبول کیا۔

فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لا رہے تھے تو ابوسفیان مغیرہ بن حارث نے اپنی بیوی سیدہ جمانہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ جلدی کرو محمد (ﷺ) آرہا ہے۔ ہم جلدی سے کہیں دور چلے جائیں۔ تو ان کی بیوی نے کہا: سارا عرب و عجم، محمد (ﷺ) کی غلامی اختیار کر چکا ہے، سب لوگ مسلمان ہو رہے ہیں لیکن آپ ابھی تک اسلام دشمنی کو دل میں پالے ہوئے ہیں۔ آپ بھی مسلمان ہو جائیں۔ بیوی کی باتوں سے ابوسفیان کا دل کسی حد تک متفق ہوا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا ارادہ کیا۔ اور سواری پر اپنے ساتھ اپنے بیٹے جعفر کو بھی بٹھایا اور مکہ سے باہر رسول اللہ ﷺ کے لشکر کی آمد والے راستے پر چل دیے۔

---

❶ أسد الغابة في معرفة الصحابة: 154,153/6۔ الإصابة في تمييز الصحابة: 179/7۔ طبقات ابن سعد: 37/4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابواء کے مقام پہنچے تو رسول اللہ ﷺ کے لشکر کا مقدمۃ الجیش (پیش لشکر) پہنچ چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ابوسفیان آپ ﷺ سے ملنے کے لیے آگے بڑھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے منہ موڑ لیا۔ اصرار اور منت سماجت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی۔ ابوسفیان مغیرہ بن حارث اور ان کے صاحبزادے جعفر بن مغیرہ نے اسلام قبول کرلیا۔ دونوں؛ باپ اور بیٹا اسلام قبول کر کے رسول اللہ ﷺ کے قافلہ میں شریک ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ کے جانباز سپاہی کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے بعد حنین کے معرکہ میں بھی شریک ہوئے۔ حنین میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ نے انھیں معاف کیا۔ اور ان پر راضی ہوگئے۔ ❶

سیدنا ابوسفیان مغیرہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جعفر بن ابی سفیان تھا۔ ❷ آپ رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی بھی تھی، جس کا نام حفصہ تھا۔ ❸ بعض مؤرخین نے سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کے دو مزید بیٹے بھی بیان کیے ہیں، جن میں سے ایک کا نام ابوہیاج ❹ اور دوسرے کا نام عبداللہ بن ابی سفیان تھا۔ عبداللہ بن ابی سفیان نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ ❺

سیدنا ابوسفیان مغیرہ بن حارث رضی اللہ عنہ 20 ہجری میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ ❻

---

❶ طبقات ابن سعد: ٤/ ٣٦ تا ٣٨ (ملخص)۔ مستدرك حاكم: حديث، 5108.
❷ طبقات ابن سعد: 39/8.
❸ طبقات ابن سعد: 38/4.
❹ الإكمال، لابن ماكولا: 532/2.
❺ الاستيعاب فى معرفة الاصحاب: 921/3.
❻ مستدرك حاكم: حديث، 5109.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسفیان مغیرہ رضی اللہ عنہ کے سر میں ایک رگ ابھری ہوئی تھی۔ جو حج کے موقع پر حلق کے دوران حلاق (حجام) سے کٹ گئی۔ اس سے بہت زیادہ خون بہنے کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو بقیع میں دار عقیل بن ابی طالب میں دفن کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے تقریبا تین روز قبل اپنی قبر کھود لی تھی۔ ❶

❶ مستدرك حاكم: حديث، 5108 - 5112۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ

سیدنا سائب رضی اللہ عنہ شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ ❶

سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ ❷ آپ رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے روز اسلام قبول کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی... ❸

آپ رضی اللہ عنہ کا نسب، عبد مناف بن قصی پر رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ عبد مناف بن قصی کے ایک بیٹے کا نام ہاشم اور دوسرے کا نام مُطلب تھا۔ ہاشم کی اولاد میں رسول اللہ ﷺ کی آمد ہوئی۔ اور مطلب کی اولاد میں سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ ہیں۔ ❹

---

❶ تاريخ ابن أبي خيثمة: 227/1 ـ الاستيعاب في معرفة الاصحاب: 1674/4 ـ نسب قريش، لمصعب الزبيري: 91، 96 ـ أسد الغابة في معرفة الصحابة، لابن الأثير: 165/2 ـ التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة، للسخاوي: 378/1 ـ أنساب الأشراف، للبلاذري: 87/1، 314/4، 393/9ـ جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: ص، 73.

❷ سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے سیدنا شافع بن سائب رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔[التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة، للسخاوي: 378/1 ـ المنتظم في تاريخ الأمم والملوك، لابن الجوزي 134/10]

❸ أسد الغابة في معرفة الصحابة، لابن الأثير: 165/2.

❹ عبد مناف بن قصی کی اولاد میں ہاشم (اصل نام: عمرو)، عبد شمس، مطلب، تماضر، قلابہ، حیہ، ام اخثم (اصل نام: ہالہ) ہیں۔[نسب قريش، لمصعب الزبيري: ص، 14] مطلب بن عبد مناف نے متعدد شادیاں کیں، اس لیے ان کی اولاد کثیر تھی۔ مُطلب کی ایک بیوی کا نام: خدیجہ بنت سعید تھا۔ ⇦⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ شفاء بنت ارقم تھیں۔ جن کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

شفاء بنت ارقم بن نضلہ بن ہاشم بن عبدمناف... ❶

⇦ ⇦ مُطلب کی مذکورہ اولاد اسی بیوی: خدیجہ بنت سعید سے تھی۔ خدیجہ بنت سعید کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: خدیجہ بنت سعید بن بحر بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی۔ [نسب قریش، لمصعب الزبیری: ص، 92] مُطلب؛ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے دادا جان سردار عبدالمطلب کا تایا تھا۔ سردار عبدالمطلب کا اصل نام شیبہ تھا۔ شیبہ کی والدہ یثرب (مدینہ) کے معروف اور معزز قبیلہ بنوعدی بن نجار سے تھیں۔ شیبہ کی پیدائش کے قریبی ایام میں ان کی والدہ اپنے میکے؛ یثرب (مدینہ منورہ) چلی گئیں۔ شیبہ کے والد گرامی سردار ہاشم بن عبدمناف کی انہی دنوں وفات ہوگئی۔ شیبہ کی والدہ اپنے خاوند کی وفات کے بعد مکہ مکرمہ جانے کی بجائے اپنے میکے؛ یثرب میں ہی مقیم رہیں۔ شیبہ بھی اپنی والدہ کے ساتھ اپنے ننہال میں ہی رہے۔ تقریباً سات یا آٹھ برس بعد مکہ مکرمہ سے یثرب آنے والے ایک شخص نے یثرب کے قبیلہ، بنوقیلہ کے محلے میں کچھ بچوں کو کھیلتے دیکھا، جن میں ایک بچہ نہایت عمدگی اور مہارت سے تیراندازی کر رہا تھا اور ساتھ میں کہہ رہا تھا کہ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ اس آدمی نے مکہ پہنچ کر شیبہ کے تایا؛ مطلب بن عبدمناف کو بتایا۔ اور کہا کہ ایسے باصلاحیت بچے کو یہاں لانا چاہیے۔ مطلب بن عبدمناف مکہ سے یثرب روانہ ہوگئے۔ اور وہاں جاکر اپنی بھابھی سے ملے اور شیبہ کو مکہ بھیجنے کی درخواست کی۔ کچھ ٹال مٹول اور انکار کے بعد بالآخر شیبہ کی والدہ نے شیبہ کو ان کے تایا کے ساتھ مکہ مکرمہ بھیجنے کے لیے رضامندی کا اظہار کردیا۔ بلاتاخیر مُطلب بن عبدمناف نے اپنے بھتیجے کو اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کیا اور مکہ کی طرف چل دیے۔ راستے میں جس نے بھی پوچھا کہ تمھارے ساتھ یہ بچہ کون ہے؟ تو مطلب نے جواب دیا کہ یہ میرا غلام ہے۔ جب مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو شہر میں مشہور ہوگیا کہ مُطلب ایک نوجوان غلام لایا ہے۔ اور شیبہ کو عبدالمطلب کہا جانے لگا، یعنی: مُطلب کا غلام۔ [تاریخ الطبری: 248/2] اس طرح سے شیبہ کا نام عبدالمطلب مشہور ہوگیا۔ شیبہ کے والد کا نام ہاشم بن عبدمناف تھا، جو مُطلب بن عبدمناف کے بھائی تھے۔ ہاشم کی نسل سے رسول اللہ ﷺ اور مُطلب کی نسل سے سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ تھے۔

❶ أسد الغابة في معرفة الصحابة، لابن الأثير: 165/2 - نسب قريش، لمصعب الزبيري: 91 - أنساب الأشراف، للبلاذري: 87/1، 313/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سائب بن عبید رضی اللہ عنہ بدر کے روز مشرکین کی طرف سے جنگ میں شریک ہوئے۔ بنو ہاشم کا پرچم انہی کے ہاتھ میں تھا۔ جن مشرکین کو مسلمانوں نے غزوہ بدر میں قید کیا، ان میں آپ (رضی اللہ عنہ) بھی شامل تھے۔ آپ نے اپنا فدیہ ادا کیا اور آزاد ہو گئے۔ بعد میں اسی روز ہی اسلام قبول کر لیا۔ ❶

سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ فدیہ دینے سے پہلے مسلمان کیوں نہ ہوئے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں اپنی ذات کی خاطر مسلمانوں کو مالی فائدے سے محروم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ❷

جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے (بدر کے روز) سائب بن عبید کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے سائب بن عبید کے متعلق فرمایا تھا: یہ میرا بھائی ہے۔ ❸

سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بے حد محترم اور معزز شخص تھے۔ ایک مرتبہ سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے کہا: آؤ، سائب کی تیمارداری کے لیے چلیں۔ وہ قریش کے اہم ترین افراد میں سے ہیں۔ ❹

---

❶ الاستيعاب في معرفة الاصحاب، لابن عبدالبر: 574/2 ـ أسد الغابة في معرفة الصحابة، لابن الأثير: 165/2 ـ نسب قريش، لمصعب الزبيري: 96 ـ الوافي بالوفيات، للصفدي: 66/15 ـ جمهرة أنساب العرب، لابن الجوزي: ص، 73 ـ مرآة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان، لليافعي: 13/2 ـ الجوهرة في نسب النبي وأصحابه العشرة، لمحمد بن أبي بكر البُرّي: 30/1 ـ المنتظم في تاريخ الأمم والملوك، لابن الجوزي134/10 .

❷ الجوهرة في نسب النبي وأصحابه العشرة، لمحمد بن أبي بكر البُرّي: 30/1 ـ مرآة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان، لليافعي: 13/2 ـ المنتظم في تاريخ الأمم والملوك، لابن الجوزي134/10 .

❸ التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة، للسخاوي:379/1 .

❹ التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة، للسخاوي:379/1 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ فقہ کے معروف امام، محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کے اجداد میں سے تھے۔ ❶ امام شافعی رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ ❷

امام شافعی رحمہ اللہ اپنے جد امجد شافع بن سائب رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ''شافعی'' معروف ہوئے۔ جو سیدنا سائب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ ❸

معروف ماہر علم الانساب علامہ بلاذری رحمہ اللہ نے سیدنا سائب بن عبید رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے ذکر کیے ہیں: جن کے نام: عباس، علی اور شافع ہیں۔ ❹ جبکہ دیگر مصادر میں ان کا ایک بیٹا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بھی مذکور ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ ❺ اور شافع بن سائب رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ ان کی والدہ، ام ولد تھیں۔ ❻

---

❶ الاستيعاب فى معرفة الاصحاب:574/2 - جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: 73.

❷ تاريخ بغداد، للخطيب: 392/2.

❸ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے خاندان میں پہلے فرد تھے، جو سیدنا شافع بن سائب بن عبید رضی اللہ عنہما سے نسبت کے ساتھ معروف ہوئے۔[الأنساب المتفقة، لإبن القيسرانى: ص، 80 - الأنساب، للسمعانى: 20/8 - اللباب فى تهذيب الأنساب، لابن الأثير الجزرى: 175/2- الجوهرة فى نسب النبى وأصحابه العشرة، لمحمد بن أبى بكر البُرّى: 30/1 - مرآة الجنان وعبرة اليقظان فى معرفة ما يعتبر من حوادث الزمان، لليافعى:13/2 - المنتظم فى تاريخ الأمم والملوك، لإبن الجوزى134/10]

❹ أنساب الأشراف، للبلاذرى: 393/9.

❺ الاصابة فى تميز الصحابة، لابن حجر: 90/4 - الاستيعاب فى معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 916/3.

❻ أسد الغابة فى معرفة الصحابة، لابن الأثير: 349/2- تهذيب الأسماء واللغات، للنووى: 241/1 - التحفة اللطيفة فى تاريخ المدينة الشريفة، للسخاوى: 378/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: عبداللہ شکل وصورت میں میرے مشابہ ہے۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: عبداللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہ کے والد محترم عامر بن کریز رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے روز اسلام قبول کیا۔ وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ ❸ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام دِجاجہ بنت اسماء بن صلت السلیمہ تھا۔ ❹

---

❶ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 249/29 - أسد الغابة فی معرفة الصحابة:3/289 - الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، لابن عبدالبر: 932/3 - طبقات ابن سعد: 33/5.

❷ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 247/19.

❸ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 249/29-

❹ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 249/29- أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 289/3 - الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، لابن عبدالبر: 932/3- بیان کیا جاتا ہے کہ فتح مکہ کے ایام میں سیدنا عمیر بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ عمیر کی پانچ بیویاں ہیں۔ تب آپ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ ایک بیوی کو طلاق دو، صرف چار بیویاں رکھو۔ تو سیدنا عمیر بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دے دی، جس کا نام دجاجہ بنت اسماء تھا۔ بعدازاں دجاجہ سے عامر بن کریز نے شادی کرلی۔ ان سے سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ [تاریخ دمشق، لابن عساکر: 249/29] لیکن یہ روایت منکر وضعیف ہے۔ کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ فتح مکہ کے ایام میں سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ تقریبا تین برس کے تھے، آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں گھٹی دی تھی۔ [تاریخ دمشق:252/29]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرت مدینہ سے چار سال بعد مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ جب 7 ہجری میں رسول اللہ ﷺ عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے، تب آپ ﷺ کی خدمت میں عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا؛ اس وقت ان کی عمر تین سال تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے انھیں گھٹی دی، ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک لگایا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا یہ سلیمہ کا بیٹا ہے؟ بتایا گیا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہمارا بیٹا ہے۔ شکل وصورت میں تمھاری نسبت ہمارے مشابہ زیادہ ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن آپ رضی اللہ عنہ کے حلق میں اتر گیا تھا، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔ ❶

مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو دعا دی تھی کہ اسے کبھی پانی کی کمی کا سامنا نہیں ہوگا، اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ جس جگہ جاتے تھے، وہاں پانی ظاہر ہوجاتا تھا۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نہایت سخی، نہایت کریم، نہایت شریف اور کثیر المال شخص تھے۔ ❸ آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد، عامر بن کریز؛ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ اروٰی بنت کریز کے بھائی تھے۔ عامر بن کریز اور اروی بنت کریز کی والدہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی، ام حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب تھیں۔ ❹ www.kitabosunnat.com

---

❶ طبقات ابن سعد: 33/5 - تاریخ دمشق، لابن عساکر: 247/19، 249/29، 252.

❷ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: 289/3 - الاستیعاب فی معرفة الاصحاب: 932/3.

❸ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 249/29 - الاستیعاب فی معرفة الاصحاب: 932/3.

❹ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: 289/3 - الاستیعاب فی معرفة الاصحاب: 932/3- سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کے پوتے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نواسے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک آپ رضی اللہ عنہ بصرہ کے گورنر رہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے بیت المال کا سارا مال جمع کیا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے لایا ہوا سارا مال سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے سپرد کر دیا۔ یہ تینوں اصحاب رضی اللہ عنہم شام جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا کہ آپ لوگ شام کی بجائے بصرہ جائیں، وہاں سے آپ کو مالی اور افرادی قوت بکثرت ملے گی۔ لہٰذا وہ بصرہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ معرکہ جمل میں شریک ہوئے۔ لیکن جب ان کا مقابل لشکر جیت گیا تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ دمشق چلے گئے اور وہیں مقیم ہو گئے۔ جنگ صفین میں آپ رضی اللہ عنہ کی شرکت کا ذکر نہیں ملتا۔ البتہ جب سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے امیر المومنین سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پر بیعت کی، اور حکومت کی باگ ڈور ان کے حوالے کر دی، اس وقت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا امیر مقرر کیا تو سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: بصرہ میں میرا بہت سا مال ہے، اگر میں وہاں نہ گیا تو وہ سب ضائع ہو جائے گا، اس لیے آپ بصرہ کا امیر؛ مجھے بنا دیں۔ تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا امیر مقرر کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ تین سال تک وہاں بطور امیر رہے۔ ❷

---

❶ أسد الغابة في معرفة الصحابة، لابن الأثير: 289/3.

❷ أسد الغابة في معرفة الصحابة، لابن الأثير: 289/3۔ بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے۔ ان رضی اللہ عنہ کی وفات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ [معرفة الصحابة؛ لأبي نعيم: 413/1 ۔ طبقات ابن سعد: 287/7].

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، اور آپ ﷺ کی حدیث بھی روایت کی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ایام میں کم سن تھے۔ تو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے ایام خلافت میں بھی آپ کے صغار صحابہ میں شامل ہونے کی بنا پر ان ایام سے متعلق آپ کی زندگی کے حالات تاریخ کا حصہ نہیں بن سکے۔ البتہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو 29 ہجری میں بصرہ کا گورنر بنایا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ نہایت باشعور، معاملہ فہم، صبر و استقلال والے اور حوصلہ مند بہادر انسان تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر بنایا گیا تب آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 25 سال سے کم تھی۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے 29 ہجری میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ہٹا کر سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر بنایا۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے خراسان کمل طور پر فتح کیا۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے فارس، سجستان، کرمان، زابلستان وغیرہ کو بھی لشکر کشی کر کے فتح کیا۔ تمام فتوحات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی نیت سے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نیساپور سے عمرہ و حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ میں حاضر ہوئے۔ ❷ آپ رضی اللہ عنہ فاتح خراسان ہیں۔ ❸

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا عبدالرحمن، جنگ جمل میں شریک ہوا تھا، اور اسی جنگ میں شہید ہو گیا۔ ❹

---

❶ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، لابن عبدالبر: 932/3۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بصرہ کا امیر مقرر کیا تھا۔

❷ أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 289/3.

❸ خراسان، فارسی لفظ ہے، جو "خور" اور "آسان" کا مرکب ہے۔ اس کا مطلب مشرق ہے۔ خراسان، ایران کا قدیم، مردم خیز اور اہم ترین صوبہ ہے۔

❹ طبقات ابن سعد: 33/5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی ایک بہن تھی، جس کا نام ام رافع تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ایک علاتی بھائی ''ابوصہباء'' بھی تھا، جس کی والدہ عامر بن کریز کی کنیز، ام ولد تھی۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے تقریباً 57 یا 58 ہجری میں وفات پائی۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ایک سے زائد شادیاں کیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کثیر الاولاد تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے بارہ بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ ❸

---

❶ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 249/29.
❷ أسد الغابة فی معرفة الصحابة، لابن الاثیر: 289/3 - الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، لابن عبدالبر: 932/3.
❸ طبقات ابن سعد: 33/5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ کے بہت مشابہ تھے۔ اسی لیے ایک بدبخت آپ رضی اللہ عنہ کو غزوہ احد میں شہید کر کے شور مچانے لگ گیا کہ مَیں نے مسلمانوں کے نبی کو (نعوذ باللہ) قتل کر دیا ہے۔ ❶

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرت مدینہ سے تقریباً 27 سال قبل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام خناس بنت مالک تھا۔ ❷

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب العبدری البدری۔

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد اور لقب ''مصعب الخیر'' تھا۔ ❸ آپ رضی اللہ عنہ السابقون الاولون میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تب رسول اللہ ﷺ دار ارقم میں قیام رکھتے تھے۔ انھوں نے اپنا اسلام اپنی ماں اور اپنی قوم سے چھپائے رکھا۔ ایک روز عثمان بن طلحہ نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا تو آپ کے اہل خانہ کو بتا دیا۔ ❹

---

❶ الثقات، لابن حبان: 228/1. ❷ طبقات ابن سعد: 116/3.

❸ الأعلام، للزرکلی: 248/7 - طبقات ابن سعد: 86/3.

❹ عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو گئے تھے۔ انھوں نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ وہ فتح مکہ میں شریک تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں بیت اللہ کا دربان/چابی بردار مقرر کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ کے بعد مدینہ تشریف لے آئے اور وہیں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ ایک قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ [الأعلام، للزرکلی: 207/4]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن طلحہ (رضی اللہ عنہ) کے بتانے پر آپ رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو رسیوں سے باندھ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں بہت عرصہ قید گزارا۔ پھر حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کرنے والوں کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ مکہ سے نکل کر حبشہ چلے گئے۔ پھر کچھ دیر کے بعد مکہ آئے اور پھر مدینہ چلے گئے۔

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے مدینہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت و اطاعت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ پر جان نثاری کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے رضی اللہ عنہ بدر اور احد کے عظیم غزوات میں حصہ لیا۔ البتہ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے والدین آپ رضی اللہ عنہ سے نہایت محبت و شفقت رکھتے تھے۔ بالخصوص آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے آپ کو نہایت ناز و نعمت سے پالا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایسا ایسا امپورٹڈ عمدہ لباس پہنتے اور ایسے امپورٹڈ بہترین عطر استعمال کرتے تھے جو مکہ کے دیگر بڑے بڑے رئیسوں اور رئیس زادوں کو میسر نہیں تھے۔

رسول اللہ ﷺ خود، سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے تھے: مکہ مکرمہ میں مصعب سے بڑھ کر کوئی نوجوان خوبصورت، خوش لباس اور پروردہ نعمت نہیں۔ اس بات پر آپ ﷺ آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔

جب یثرب (مدینہ منورہ) سے انصار کا پہلا گروہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت اور قبول اسلام کے شرف سے مشرف ہوا۔ تو یثرب میں سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی رہائش پر تمام مسلمان جمع ہوتے اور اسلام کے احکام سے متعلق گفتگو کرتے۔ انھیں احساس ہوا کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا معلم ہونا چاہیے جو اسلام کی تعلیمات سے بخوبی واقف اور قرآن مجید کا عالم ہو۔

چنانچہ اوس اور خزرج کے افراد نے رسول اللہ ﷺ کے نام ایک عرض نامہ ارسال کیا کہ آپ ہمارے پاس کوئی ایسا باصلاحیت شخص بھیج دیں جو قرآن مجید کی تعلیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسلام کے احکام کی تفہیم و تدریس کے ساتھ ساتھ ہماری اسلامی نہج پر تربیت کرے۔

رسول اللہ ﷺ کی نظر انتخاب سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ پر پڑی، آپ ﷺ نے انھیں یثرب (مدینہ منورہ) کے لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لیے روانہ کر دیا۔ اس طرح سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے یثرب (مدینہ) تشریف لانے سے قبل یثرب (مدینہ) پہنچ گئے۔

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے یثرب (مدینہ) پہنچ کر سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں قیام کیا تھا۔ اور لوگوں کو اسلام کی دعوت، اسلامی احکام کی تعلیم، توحید کا درس اور اخلاقی و معاشرتی تربیت سے روشناس کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی دعوت اور محنت کا نتیجہ یہ تھا کہ ایک ہی سال میں یثرب کے بہت سے افراد نے اسلام قبول کر لیا۔ اور اگلے سال ایام حج میں ستر افراد نے مکہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور آپ ﷺ کو یثرب تشریف لانے کی دعوت دی۔ اسے بیعت عقبہ ثانیہ کہا جاتا ہے۔ ❶

سیدنا براء بن عازب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مکہ مکرمہ سے پہلا مسلمان جو ہمارے یہاں (یثرب/مدینہ) میں ہجرت کر کے آیا، وہ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷ یثرب (مدینہ) میں سب سے پہلے نماز جمعہ کا اہتمام آپ رضی اللہ عنہ ہی نے کیا تھا۔ ❸

---

❶ الإصابة فی تمییز الصحابة: 98/6 ـ معرفة الصحابة، لأبی نعیم: 2556/5 ـ سیر السلف الصالحین لإسماعیل بن محمد الأصبهانی: ص، 657 ـ الإستیعاب فی معرفة الأصحاب، لإبن عبدالبر: 1474/4 ـ طبقات ابن سعد: 219/1، 220، 221.

❷ الأعلام، للزركلی: 248/7.

❸ الأعلام، للزركلی: 248/7 ـ الإستیعاب: 1474/4 ـ طبقات ابن سعد: 88/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا تھا۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا تھا۔ پھر بعد از ہجرت، مدینہ منورہ میں مواخات مدینہ کے نام سے مہاجرین اور انصار کے درمیان جو رشتہ قائم کیا گیا اس میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا۔ ایک قول کے مطابق سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کو سیدنا ذکوان بن عبدقیس رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا گیا تھا۔ ❶

سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شادی رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی زاد سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی۔ ❷ ان سے ایک بیٹی: زینب بنت مصعب پیدا ہوئی۔ جس کی شادی ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ ❸ زینب بنت مصعب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے بعد کافی عرصہ تک زندہ رہیں۔

سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی بیوہ سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی۔ ان سے محمد بن طلحہ اور عمران بن طلحہ پیدا ہوئے۔ ❹

---

❶ المحبر، لمحمد بن حبیب البغدادی: 70 - عیون الاثر، لابن سید الناس: 264/1- طبقات ابن سعد: 88/3.

❷ سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کی ایک بہن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ یہ شادی زیادہ دیر تک نہ چل سکی، ان کے درمیان علیحدگی ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا۔ [الأحزاب: 37]

❸ عبداللہ بن عبداللہ سے ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام قریبہ رکھا۔

❹ طبقات ابن سعد: 86/3، 191/8 - الإصابة فی تمییز الصحابة، لابن حجر: 163/8.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غزوہ بدر میں مہاجرین کا پرچم سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا۔ اسی طرح غزوہ احد میں بھی رسول اللہ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو پرچم تھمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نہایت ہمت اور بہادری سے اسلامی پرچم تھامے کفار سے برسر پیکار تھے۔ اسی دوران آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو آپ رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت عطا کر کے میدان احد میں اتارا۔ اس نے کفار کے بڑے بڑے سورماؤں کو تہہ تیغ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: مصعب آگے بڑھو۔ تو فرشتے نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ کر کہا: میں مصعب نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی نصرت کے لیے فرشتے نازل کیے ہیں۔ ❶ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ابن قمیئہ اللیثی نے شہید کیا۔ ❷

---

❶ طبقات ابن سعد: 89/3.

❷ الإستیعاب فی معرفة الأصحاب: 1474/4۔ ابن قمیئہ کا نام عبداللہ بن قمیئہ تھا، اس بدبخت نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ احد کے میدان میں رسول اللہ ﷺ کو (نعوذباللہ) ضرور قتل کروں گا۔ اس نے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اس غلط فہمی میں شہید کر دیا کہ شائد یہی رسول اللہ ﷺ ہیں۔ کیونکہ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کی شکل وصورت رسول اللہ ﷺ کے بہت مشابہہ تھی۔ [الثقات، لابن حبان: 228/1] لیکن بعد میں جب عبداللہ بن قمیئہ بدبخت کو خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ حیات ہیں تو وہ آپ ﷺ کی تاک میں رہا اور موقع پاتے ہی اس نے آپ ﷺ پر تلوار کا اس قدر شدید وار کیا کہ آپ ﷺ کے سر پر موجود خَود (لوہے کی ٹوپی) کی کڑیاں آپ ﷺ کے سر میں پیوست ہوگئیں۔ جس کی وجہ سے آپ ﷺ کو سر میں سخت تکلیف ہوئی۔ اس بدبخت نے رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک پر بھی زخم دیے، اور آپ ﷺ کے کندھے پر بھی تلوار سے وار کیا۔ جس کی تکلیف آپ ﷺ ایک عرصہ تک محسوس کرتے رہے۔ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سر مبارک سے کڑیاں نکالنے کی کوشش کی لیکن وہ نکلنے کا نام نہ لیتی تھیں۔ بالآخر انھوں نے اپنے دانتوں سے وہ کڑیاں نکالیں، اسی اثنا میں ان کے دو دانت بھی شہید ہوگئے۔ لیکن اپنے محبوب نبی ﷺ کے سر مبارک سے لوہے کی کڑیاں نکالنے میں آپ رضی اللہ عنہ کامیاب ہوگئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی پرواہ نہیں تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی تکلیف کم ہونے پر بہت خوش تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی میت پر ڈالنے کے لیے ایک ہی کپڑا میسر تھا جس سے اگر چہرہ ڈھانپتے تو پاؤں ننگے رہ جاتے، اگر پاؤں ڈھانپتے تو چہرے پر کپڑا نہیں رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہ منظر دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے؛ آپ ﷺ کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی پر تعیش زندگی کا دور یاد آنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا چہرہ ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر کے پتے بچھا دو۔ ❶

❶ الإستيعاب في معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 4/1475.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا مسلم بن معتّب رضی اللہ عنہما

مسلم بن معتب رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور نہایت خوبصورت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ ❶

سیدنا مسلم بن معتب رضی اللہ عنہما مشہور اسلام دشمن، ابولہب کے پوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: مسلم بن معتّب بن أبی لھب (عبد العزی) بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف بن قصی . . . ۔

سیدنا مسلم بن معتب رضی اللہ عنہما کے والد محترم معتب رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار صحابی بنے۔ ابولہب کے بیٹوں میں سے عتیبہ کو نبی کریم ﷺ کی بددعا کے نتیجہ میں شیر نے چیر پھاڑ دیا تھا۔ البتہ معتّب اور عتبہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ ❷

اسلام کے مشہور دشمن ومخالف ابولہب کے تین بیٹے: عتبہ، معتب، عتیبہ اور ایک بیٹی: درّہ تھی۔ ابولہب، رسول اللہ ﷺ کا چچا تھا۔ ❸ اس کا نام عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب تھا، البتہ اس کے رخساروں کی سرخی کے باعث اسے ابولہب کہا جاتا تھا۔

---

❶ أنساب الأشراف، للبلاذری: 309/4 ـ المحبر، لأبی جعفر البغدادی: ص، 46 ـ المنمق فی أخبار قریش، لأبی جعفر البغدادی: ص، 424.

❷ جمھرۃ أنساب العرب، لابن حزم: ص، 72.

❸ ابولہب، رسول اللہ ﷺ کے والد محترم کا علاتی (یعنی ماں کی طرف سے سوتیلا) بھائی تھا۔ اس کی ماں کا نام لبنیٰ بنت ہاجر تھا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابولہب کی مذکورہ اولاد، اس کی بیوی ام جمیل سے تھی۔ ام جمیل معروف صحابی سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بہن تھی۔ یعنی ام المومنین سیدہ ام حبیبہ اور امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی پھوپھی تھی۔ اسلام دشمنی میں یہ بھی کسی سے کم نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ اور دیگر مسلمانوں کو اذیت دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔ ❶

فتح مکہ کے روز معتب اور عتبہ مکہ چھوڑ کر بھاگنے لگے، تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا تعاقب کیا، انھیں واپس لا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ اس وقت ان دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں کے مسلمان ہونے کی بے حد خوشی ہوئی۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کے لیے دعا فرمائی۔ یہ دونوں بھائی فتح مکہ کے متصل بعد پیش آنے والے حنین اور طائف کے غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ دونوں مدینہ نہیں گئے بلکہ مکہ مکرمہ میں ہی مقیم رہے۔ ❷

معتب بن ابی لہب رضی اللہ عنہ کے بیٹے مسلم بن معتب رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے نوازا۔ مسلم بن معتب رضی اللہ عنہما بھی اپنے والد کی طرح نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک ہوئے۔ ❸

ابولہب کی بیٹی، یعنی: سیدنا مسلم بن معتب کی پھوپھی درّہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے بھائی معتب رضی اللہ عنہ کی طرح اسلام قبول کیا اور وہ ہجرت کر کے مدینہ آ گئیں۔ دور جاہلیت میں ان کی شادی حارث بن عامر سے ہوئی تھی، جو حالت کفر میں جنگ بدر کے روز قتل ہو گیا۔ بعد ازاں درہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا سے سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی۔ ❹

---

❶ أنساب الأشراف، للبلاذري: 303/4 - جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: ص، 72 - نسب قريش، لمصعب الزبيري: ص، 89.
❷ الإستيعاب في معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 1030/3، 1430.
❸ أنساب الأشراف، للبلاذري: 309/4.
❹ الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 127/8 - طبقات ابن سعد: 40/8.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ شکل و صورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ ❷ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا نام ضریبہ بنت سعید تھا۔ ❸

آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا نام نوفل تھا۔ جو رسول اللہ ﷺ کے چچا حارث کا بیٹا تھا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

عبد اللہ بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی . . . ❹

مروان بن حکم رحمہ اللہ کے زمانہ حکومت میں آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے پہلے جج مقرر ہوئے تھے۔ ❺

---

❶ الاستيعاب في معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 999/3 ـ المنتخب من ذيل المذيل، للطبري: 118ـ طبقات ابن سعد: 33/4.

❷ طبقات ابن سعد: 21/5 ـ الاستيعاب في معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 999/3 ـ المنتخب من ذيل المذيل، للطبري: 118 ـ الأعلام، للزركلي: 142/4.

❸ طبقات ابن سعد: 21/5.

❹ طبقات ابن سعد: 21/5.

❺ أنساب الأشراف، للباذري: 297/4 ـ المنتخب من ذيل المذيل، للطبري: 118.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن نوفل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی کے صاحبزادے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات عبدالملک بن مروان کے دورِحکومت میں 84 ہجری میں ہوئی۔ ❶ عدوی رحمہ اللہ کے بقول آپ رضی اللہ عنہ نے واقعہ حرہ میں وفات پائی۔ اس اعتبار سے آپ رضی اللہ عنہ کی وفات 63 ہجری کو ہوئی۔ واللہ اعلم۔ ❷ امام ابن حبان رحمہ اللہ کے بقول بھی آپ رضی اللہ عنہ کی وفات حرہ کے روز ہی ہوئی تھی۔ ❸

---

❶ الاستيعاب فی معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 999/3 - المنتخب من ذيل المذيل، للطبری: 118 - طبقات ابن سعد: 22/5.

❷ الاستيعاب فی معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 999/3 - المنتخب من ذيل المذيل، للطبری: 118.

❸ مشاهير علماء الأمصار، لابن حبان: ص، 114.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عون بن جعفر رضی اللہ عنہما

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عون بن جعفر رضی اللہ عنہما شکل وصورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہے۔ ❶

عون بن جعفر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے۔ رشتہ میں آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بھتیجے تھے، یعنی: آپ ﷺ کے چچا سردار ابوطالب کے پوتے تھے۔

سیدنا عون بن جعفر رضی اللہ عنہما کی ولادت حبشہ میں قیام کے دوران ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تھیں۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ میمونہ بن حارث رضی اللہ عنہا کی، ماں کی طرف سے بہن تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دارارقم میں داخل ہونے اور اسے درس گاہ کا درجہ دینے سے قبل اسلام قبول کیا تھا۔ ❷ انھوں نے اپنے خاوند سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ جنگ موتہ کے میدان میں شہید ہوگئے۔ ❸ ان کی شہادت کے بعد عدت پوری ہونے پر رسول اللہ ﷺ نے اسماء رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کردی تھی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو انھیں ان کی وصیت کے مطابق ان کی بیوی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔

---

❶ شرح مشكل الآثار، للطحاوي: حديث، 5169 - مسند أبي داؤد الطيالسي: حديث، 1029 - الاصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 619/4.

❷ طبقات ابن سعد: 219/8. ❸ صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة موته من أرض شام، حديث، 4261- طبقات ابن سعد: 27/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں عدت پوری ہونے پر سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ان کے سابق شوہر، جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بھائی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی تھی۔ ❶

رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال نبوی کے چھ ماہ بعد انتقال ہوگیا تھا۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات رہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی نہیں کی تھی۔ اور جب سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو انھیں سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہی نے غسل دیا تھا۔

سیدنا عون رضی اللہ عنہ کے والد محترم سیدنا جعفر الطیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، جو رسول اللہ ﷺ کے داماد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان کا تعارف گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیٹوں کو بلایا، انھیں دلاسا دیا، حجام کو بلا کر ان کے سر منڈوائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا محمد بن جعفر میرے چچا ابوطالب کے مشابہ ہے، جبکہ عون بن جعفر شکل صورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! جعفر کے اہل خانہ کی کفالت کا اہتمام فرما دے؛ عبداللہ بن جعفر کے روزگار میں برکت فرما۔ ❷

سیدنا عون بن جعفر رضی اللہ عنہما نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تستر کے معرکہ کے دوران شہید ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نسل آگے نہیں چلی۔ ❸

---

❶ طبقات ابن سعد: 222/8.

❷ مسند أبی داوٗد الطیالسی: حدیث، 1029 - شرح مشکل الآثار، للطحاوی: حدیث، 5169 - الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، لابن حجر: 619/4.

❸ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، لابن حجر: 619/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: عبداللہ بن جعفر؛ شکل صورت اور اخلاق میں بالکل میرے مشابہ ہے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا شمار صغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوجعفر، اور لقب: جوّاد اور بحر الجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ گزشتہ صفحہ میں مذکور سیدنا عون میں جعفر رضی اللہ عنہما کے بھائی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بھی سیدنا جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے والد محترم کا تعارف الگ سے بیان کیا جاچکا ہے۔ جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا تعارف گزشتہ صفحہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی عون بن جعفر رضی اللہ عنہما کے تذکرہ کے ضمن میں اختصار سے بیان کر دیا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ حبشہ میں قیام کے دوران مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والا پہلا بچہ آپ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔ ❷

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اپنے خاوند سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب ہجرت کر کے مکہ سے حبشہ روانہ ہوئیں تب وہ امید سے تھیں۔ جب حبشہ پہنچیں تو ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ انہی دنوں حبشہ کے حکمران نجاشی کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہوا۔

---

❶ صحیح۔ مسند احمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة): حدیث، 1750.

❷ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 367/14 - الجزء المتمم لطبقات ابن سعد الطبقة الخامسة، لابن سعد: 5/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نجاشی نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے اپنے بیٹے کا نام، کیا رکھا ہے؟ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ۔ تو نجاشی نے بھی اپنے بیٹے کا نام عبداللہ رکھ لیا۔ اور نجاشی کے بیٹے عبداللہ کو بھی سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا۔ جس کی وجہ سے نجاشی کے ہاں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا بہت اکرام واحترام تھا۔

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یاد ہے، جب میرے والد محترم کی تعزیت کے لیے رسول اللہ ﷺ میری امی جان کے پاس تشریف لائے تھے۔ ❶ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آپ ﷺ میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیر رہے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے اس قدر آنسو جاری تھے کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک بھیگ گئی۔

پھر آپ ﷺ نے میرے والد محترم کے لیے دعا فرمائی۔ اور میری امی جان سے کہا: اے اسماء! کیا میں تمھیں خوش خبری نہ سناؤں؟ میری امی جان نے کہا: جی ہاں اللہ کے رسول؛ ضرور سنائیے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جعفر کو دو پر عطا کیے ہیں۔ جن سے وہ جنت میں اڑ رہے ہیں۔ میری امی جان نے کہا: اللہ کے رسول، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ یہ بات دیگر لوگوں کو بھی بتا دیں۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اٹھے، میرا ہاتھ پکڑا اور چل دیے۔ حتی کہ منبر پر چڑھ گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے؛ منبر کے نچلے زینے پر بٹھا دیا۔ آپ ﷺ بہت غمزدہ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب شہید ہوگیا، اور اللہ تعالیٰ نے اسے دو پَر عطا کیے ہیں، جن سے وہ جنت میں اڑ رہا ہے۔

---

❶ سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حبشہ سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر جنگ موتہ بطور سپہ سالار شریک ہوئے تھے۔ اسی جنگ میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے۔ اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور مجھے بھی اپنے ساتھ ہی رکھا۔ آپ ﷺ نے کھانا لانے کو کہا، لہذا ہمارے اہل خانہ کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے بھائی کو بھی بلالیا۔ ہم تین دن تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی رہے، آپ ﷺ جس بیوی کے ہاں تشریف لے جاتے، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی چلے جاتے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اکثر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے ملنے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے پوچھا کہ آپ اکثر؛ عبداللہ بن جعفر سے ملنے جاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم لوگوں نے ان کے والد محترم سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہوتا تو تمھیں بھی عبداللہ بن جعفر سے اتنی محبت ہوتی، جتنی مجھے ان سے محبت ہے۔

صحیح قول کے مطابق آپ رحمہ اللہ کی وفات 90 سال کی عمر میں، 80 ہجری میں ہوئی۔ ان دنوں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیٹا ابان بن عثمان مدینہ منورہ کا حکمران تھا۔ اور یہ عبدالملک بن مروان کا دور خلافت تھا۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے پڑھائی تھی۔ ❶

جس سال سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی، اس سال مکہ مکرمہ میں موسم حج کے دوران یوم الترویہ کی صبح شدید ترین طوفانی بارش کے باعث شدید سیلاب آیا جس کے نتیجہ میں حجاج کرام کا بہت سا جانی و مالی نقصان ہوا۔ اس وجہ سے اس سال کو عام الجحاف اور اس سیلاب کو سیل الجحاف کہا جاتا ہے۔ ❷

---

❶ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 367/14 تا 372.
❷ تهذيب الكمال: 372/14۔ أخبار مكة وما جاء فيها من الآثار، للأزرقي: 168/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 3

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے

تابعین عظام رحمہم اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن ابی طلحہ الخولانی رحمہ اللہ

سیدنا عبداللہ بن ابی طلحہ الخولانی رحمہ اللہ تابعی تھے۔ آپ رحمہ اللہ شکل وصورت میں نبی کریم ﷺ کے مشابہ تھے۔ ❶

عبداللہ بن ابی طلحہ الخولانی رحمہ اللہ فتح مصر میں شریک تھے۔ چونکہ آپ رحمہ اللہ شکل و صورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ اسی لیے خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم فرمایا تھا کہ اپنی چال میں عاجزی اختیار کیا کریں۔ ❷

❶ فتح الباری، لابن حجر: 98/7 - التوشیح شرح الجامع الصحیح، للسیوطی: ص، 2374 - بهجة المحافل وبغية الأماثل فى تلخيص المعجزات والسير والشمائل، ليحيى بن أبى بكر العامرى الحرضى: 379/1 - منتهى السؤل على وسائل الوصول إلى شمائل الرسول، لعبدالله بن سعيد اللحجى الشحارى: 205/1.

❷ فتح الباری، لابن حجر: 98/7.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا کابس بن ربیعہ رحمہ اللہ

کابس بن ربیعہ رحمہ اللہ تابعی تھے۔ آپ رحمہ اللہ شکل صورت میں رسول اللہ ﷺ کے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ❶

کابس رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

كـابـس بن ربيعه بن مالك بن عدى بن اسود بن حسم (حشم) بن ربيعه بن حارث بن سامة بن لؤى ، القرشى البصرى۔ ❷

آپ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے:

كابس بن زمعه بن ربيعه بن ربيعه . . . ❸

کابس بن ربیعہ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب، لوی بن غالب پر، رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ جس کی وضاحت یہ ہے کہ لوی بن غالب کے ایک بیٹے (کعب) کی اولاد سے رسول اللہ ﷺ تھے، جبکہ دوسرے بیٹے (سامہ) کی اولاد سے کابن بن ربیعہ رحمہ اللہ تھے۔ ❹

---

❶ تاريخ دمشق ، لابن عساكر: 3/50 ـ الإكمال ، لابن ماكولا: 102/2 ، 20/6 ـ المحبر ، لأبى جعفر البغدادى: ص ، 46 ـ المنمق فى أخبار قريش ، لأبى جعفر البغدادى: 425 .

❷ المحبر ، لأبى جعفر البغدادى: ص ، 46 ـ تاريخ دمشق ، لابن عساكر: 4/50 .

❸ تاريخ دمشق ، لابن عساكر: 3/50 .

❹ لوی بن غالب کی دو بیویاں تھیں۔ ایک کا نام ماویہ بنت کعب بن قین تھا۔ جو بنو قضاعہ سے تھی۔ اس سے کعب بن لوی، سامہ بن لوی، عوف بن لوی، حارث بن لوی، سعد بن لوی، خزیمہ بن لوی پیدا ہوئے، اور دوسری بیوی مخیشہ (بقول بعض: لیلیٰ) بنت شیبان تھی۔ اس سے عامر بن لوی پیدا ہوا۔ ⇐ ⇐

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عباد بن منصور بصری کہتے ہیں: ہمارے خاندان میں ایک شخص تھا، جس کا نام؛ کابس بن ربیعہ تھا۔ اس وقت موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ ہم نے اس شخص سے بڑھ کر کوئی بندہ بھی رسول اللہ ﷺ کا ہم شکل نہیں دیکھا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کا حسن تو کمال درجہ تھا۔ ❶

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور مزید سات صحابہ رضی اللہ عنہم کی گواہی ذکر کی ہے کہ کابس بن ربیعہ رحمہ اللہ شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کابس رحمہ اللہ کو دیکھا تو جھٹ سے انھیں اپنے سینے سے لگا لیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! جس نے رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ دیکھنی ہو، وہ کابس بن ربیعہ کو دیکھ لے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب بھی کابس بن ربیعہ رحمہ اللہ کو دیکھتے؛ نبی کریم ﷺ کی یاد شدت پکڑ جاتی اور آپ رضی اللہ عنہ رونے لگ جاتے۔ ❷

⇐ سامہ اور عامر، دونوں بھائیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ تو سامہ، عمان چلا گیا۔ راستے میں وفات پا گیا۔[السيرة النبوية لابن هشام: 1/96-98 - تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس، للديار بكري: 2/152] ابو جعفر محمد بن حبیب بغدادی رحمہ اللہ کے مطابق، سامہ بن لؤی عمان پہنچ گئے تھے۔ وہاں ان کی اولاد بھی ہوئی۔ [المحبر، لأبي جعفر البغدادي: ص، 168] کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی مکہ میں ہی مقیم رہے۔ مکہ کے تمام قریش انہی دونوں بھائیوں سے نسبی نسبت رکھتے تھے۔ اور سامہ بن لؤی کی اولاد میں سے کوئی بھی شخص مکہ میں مقیم نہیں تھا۔ [سبل الهدى والرشاد، للصالحي: 5/73] سامہ بن لؤی اور عوف بن لؤی کی اولاد کو قریش البطاح اور بنو تیم بن غالب اور بنو محارب بن فہر کو قریش الظواہر کہا جاتا تھا۔ [شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: 3/183]

❶ تاريخ دمشق، لابن عساكر: 50/3.

❷ تاريخ دمشق، لابن عساكر: 50/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسی وجہ سے کابس بن ربیعہ رحمہ اللہ کی بہت تکریم کیا کرتے تھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل تھے۔ ❶

خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو خبر ملی کہ کابس بن ربیعہ رحمہ اللہ شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتا ہے۔ تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنے پاس بلایا۔ جب کابس رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے؛ گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوئے تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ انھیں دیکھ کر اپنی مسند سے کھڑے ہوگئے۔ ان کا استقبال کیا، انھیں ماتھے پر بوسہ دیا۔ اور انھیں خراسان کے زرخیز ترین رقبہ: مروشاہجان میں کچھ زمین تحفہ میں دی؛ صرف اس لیے کہ کابس رحمہ اللہ کی شکل وصورت رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ جیسی تھی۔ ❷

www.kitabosunnat.com

❶ تبصیر المنتبه بتحریر المشتبه، لابن حجر: 802/2.

❷ تاریخ دمشق، لابن عساکر: 4/50 ـ الشفا بتعریف حقوق المصطفى، لقاضی عیاض 112/2 ـ سبل الهدى و الرشاد في سیرة خیر العباد، لمحمد بن یوسف الصالحي: 451/11 ـ المحبر، لأبي جعفر البغدادي: ص، 46 ـ المنمق في أخبار قریش، لأبي جعفر البغدادي: 425.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سردار عبدالمطلب کی اولاد میں مسلم بن عقیل سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے شکل صورت میں مشابہت رکھنے والا کوئی فرد نہیں دیکھا۔ [1]

مسلم بن عقیل کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔آپ کے والد گرامی کا نام سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھا۔اپنے بہن بھائیوں میں آپ رحمہ اللہ نے سب سے زیادہ شہرت پائی۔آپ رحمہ اللہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے۔آپ رحمہ اللہ کے چچازاد بھائی سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو جب کوفہ والوں نے بے شمار خطوط لکھے کہ آپ تشریف لائیں، ہم آپ کے منتظر ہیں، ہم یزید کی بجائے آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔تب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے حقیقت حال سے آگاہی کے لیے مسلم بن عقیل رحمہ اللہ کو، کوفہ بھیجا۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے نمائندہ کی حیثیت سے کوفہ پہنچنے پر اہل کوفہ نے مسلم بن عقیل رحمہ اللہ کی بہت عزت و تکریم کی۔تقریباً اٹھارہ ہزار کوفیوں نے آپ رحمہ اللہ کے ہاتھ پر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے حق میں بیعت کی۔

جب اس بات کا کوفہ کے امیر عبیداللہ بن زیاد کو علم ہوا تو اس نے آپ رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلایا، لوگوں نے آپ کو اس کے ہاں جانے سے روک دیا۔اس نے اپنے گماشتوں کے ذریعے آپ رحمہ اللہ کو گرفتار کیا اور شہید کر دیا۔

---

[1] التاریخ الکبیر، للبخاری: 7/266.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مسلم بن عقیل رحمہ اللہ نے کوفہ میں ہانی بن عروہ المرادی کے ہاں قیام کیا تھا۔ عبیداللہ بن زیاد نے مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ دونوں کو شہید کر کے ان کی میتیں سر بازار لٹکا دی تھیں۔ ❶

کوفہ میں ایک مقبرہ آپ رحمہ اللہ کی نسبت سے معروف ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شہادت کے بعد آپ رحمہ اللہ کے جسد خاکی کو وہیں دفن کیا گیا تھا۔ ❷

❶ طبقات ابن سعد: 31/4.
❷ الأعلام، للزركلي: 222/7.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ثابت البُنانی رحمہ اللہ

امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے ثابت البُنانی رحمہ اللہ سے کہا تھا: آپ کی آنکھیں تو بالکل رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں جیسی ہیں۔ ❶

آپ رحمہ اللہ کا نام ثابت بن اسلم اور کنیت ابومحمد تھی۔ آپ رحمہ اللہ بصرہ میں جلیل القدر تابعی تھے۔ ❷

صحیح قول کے مطابق آپ رحمہ اللہ کی نسبت بنانہ بن سعد بن لؤی بن غالب کی طرف ہونے کی بنا پر آپ رحمہ اللہ بُنانی کہلائے۔ ❸ اور بنانہ بن سعد بن لؤی بن غالب کی اولاد میں سے ایک قبیلہ جب بصرہ میں مستقل مقیم ہوا تو ان کی نسبت سے ان کا محلّہ ''بنانہ'' کے نام سے مشہور ہوگیا۔ ❹

---

❶ العلل ومعرفة الرجال، لأحمد بن حنبل: 373/2.

❷ الثقات، لابن حبان: 89/4 - مشاهير علماء الأمصار، لابن حبان: 145- اللباب فی تهذيب الأنساب، لابن الأثير: 178/1- الكامل فی ضعفاء الرجال: 306/2- امام ذہبی رحمہ اللہ نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کا ذکر ''الكامل فی ضعفاء الرجال'' میں کرنے پر امام ابن عدی پر اعتراض کیا ہے اور فرمایا: ابن عدی نے ثابت بنانی کا ذکر ''الکامل'' میں کر کے اچھا نہیں کیا۔ پھر اس کی ایک وجہ بھی بیان کی ہے کہ ابن عدی نے ثابت کو ''الکامل'' میں اس لیے ذکر کیا ہے کہ ان کی احادیث، اس لیے منکر ہوتی ہیں کہ ان سے روایت کرنے والے راوی؛ اکثر ضعیف ہیں۔ [تاریخ اسلام، للذهبی: 54/8]

❸ الثقات، لابن حبان: 89/4 - مشاهير علماء الأمصار، لابن حبان: 145- اللباب فی تهذيب الأنساب، لابن الأثير الجزری: 178/1.

❹ اللباب فی تهذيب الأنساب، لابن الأثير الجزری: 178/1 - الثقات، لابن حبان: 89/4 - مشاهير علماء الأمصار، لابن حبان: 145.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے بقول، ثابت بن اسلم بُنانی رحمہ اللہ جس قبیلہ سے تھے، وہ سعد بن لؤی بن غالب کی اولاد تو تھے، لیکن انھیں جس کی نسبت سے بُنانی کہا جاتا تھا؛ وہ سعد بن لؤی کی والدہ (یعنی: لؤی بن غالب کی بیوی) تھی۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ قبیلہ؛ سعد بن ضبیعہ بن نزار کی اولاد میں سے تھا۔ جبکہ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ بنانہ، نامی ایک خاتون تھی جو سعد بن لؤی کی کنیز تھی۔ اسی نے سعد بن لؤی کے تمام بیٹوں کی پرورش کی تھی۔ جس کی وجہ سے تمام بیٹے اسی بنانہ (کنیز) کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔ ❶

آپ رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے آپ رحمہ اللہ سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ اہل بصرہ میں سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے چالیس سال سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت وصحبت میں گزارے۔ ❷

آپ رحمہ اللہ نے 127 ہجری کو 86 برس کی عمر میں وفات پائی۔ ایک قول کے مطابق آپ رحمہ اللہ کی وفات 123 ہجری کو جبکہ بقول بعض 126 ہجری کو ہوئی۔ ❸

---

❶ اللباب فی تهذيب الأنساب، لابن الأثير الجزری: 178/1 ـ الثقات، لابن حبان: 89/4 ـ مشاهير علماء الأمصار، لابن حبان: 145.

❷ اللباب فی تهذيب الأنساب، لابن الأثير الجزری: 178/1 ـ الثقات، لابن حبان: 89/4 ـ مشاهير علماء الأمصار، لابن حبان: 145.

❸ الثقات، لابن حبان: 89/4 ـ مشاهير علماء الأمصار، لابن حبان: 145 ـ اللباب فی تهذيب الأنساب، لابن الأثير الجزری: 178/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 4

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے

دیگر اکابرین رحمہم اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی بن علی الرفاعی رحمہ اللہ

علی بن علی الرفاعی رحمہ اللہ شکل و صورت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔ بالخصوص ان کی آنکھیں، رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے بہت مشابہ تھیں۔ ❶

آپ رحمہ اللہ کبار اتباع التابعین میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

علی بن علی بن نجاد بن رفاعہ الرفاعی . . . ❷

علی بن علی الرفاعی رحمہ اللہ کی کنیت، ابو اسماعیل تھی۔ ❸ آپ رحمہ اللہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ ❹

آپ رحمہ اللہ اپنے جد امجد رفاعہ کی نسبت سے رفاعی کہلاتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ روایت حدیث میں ثقہ راوی تھے۔ ❺

---

❶ تهـذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 73/21 - الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة، للذهبي: 44/2 - الـوافي بالوفيات، للصدفي: 220/21 - طبقات ابن سعد: 203/7.

❷ المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان: 112/2.

❸ الـمـجـروحـيـن من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان: 112/2 - التاريخ الكبير، للبخاري: 288/6 - تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 72/21 - الوافي بـالوفيات، للصدفي: 220/21 - مـغـانـي الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، للعيني: 358/2 - الأنساب، للسمعاني: 147/6.

❹ الـمجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان: 112/2- الأنساب، للسمعاني: 147/6.

❺ تهـذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 73/21 - الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة، للذهبي: 44/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی بن علی الرفاعی رحمہ اللہ حدیث روایت کرنے میں حسن بصری، ابوالمتوکل الناجی رحمہما اللہ کے شاگرد اور جعفر بن سلیمان ضبعی، حرمی بن عمارہ البصری، حماد بن اسامہ، سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور وکیع رحمہم اللہ کے استاذ تھے۔ ❶

آپ رحمہ اللہ کے بارے میں یہ معروف تھا کہ آپ رحمہ اللہ ایک دن میں چھ سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت خوبصورت اور دلکش آواز سے نوازا تھا۔ آپ رحمہ اللہ قرآن مجید کی تلاوت نہایت خوبصورت آواز میں کرتے تھے۔ امام مالک بن دینار رحمہ اللہ جب بھی آپ کو دیکھتے تو آپ کی خدا خوفی، للّٰہیت اور زہد وتقوی کی بنا پر فرمایا کرتے: یہ شخص راهب العرب ہے۔ ❷

آپ رحمہ اللہ نہایت عبادت گزار تھے۔ اسی بنا پر آپ رحمہ اللہ کا ایک لقب، عابد بھی تھا۔ ❸

آپ رحمہ اللہ کی وفات 160 ہجری کے بعد ہوئی۔ ❹

---

❶ مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، للعيني: 358/2.

❷ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 74,73/21 - الوافي بالوفيات، للصدفي: 220/21.

❸ الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة، للذهبي: 44/2 - الوافي بالوفيات، للصدفي: 220/21 - مغاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، للعيني: 358/2.

❹ الوافي بالوفيات، للصدفي: 220/21.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن محمد رحمہ اللہ

عبدالرحمٰن بن محمد رحمہ اللہ نہایت صالح انسان تھے۔ آپ رحمہ اللہ شکل وصورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ ❶

آپ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: عبدالرحمٰن بن محمد بن عقیل بن ابی طالب ....۔ ❷

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارہ بیٹوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کے نام: عبداللہ، عبدالرحمٰن، مسلم، علی، حمزہ، جعفر، سعید، ابوسعید، عیسیٰ، عثمان، یزید اور محمد ہیں۔ ان میں سے محمد بن عقیل رحمہ اللہ کے علاوہ کسی کی نسل آگے نہیں چلی۔ ❸

محمد بن عقیل رحمہ اللہ کے دو بیٹے: عبداللہ بن محمد اور عبدالرحمٰن بن محمد ہوئے۔ عبداللہ بن محمد رحمہ اللہ بہت بڑے محدث اور فقیہ بنے۔ اور عبدالرحمٰن بن محمد رحمہ اللہ بھی نہایت صالح انسان تھے۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے مشابہ شکل صورت سے نوازا تھا۔ ❹

---

❶ جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: 69 - نسب قريش، لمصعب الزبيري: 45.

❷ جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: ص، 69.

❸ تاريخ ابن ابی خيثمة: 288/2 - جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: ص، 69 - نسب قريش، لمصعب الزبيري: ص، 45.

❹ جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: 69- معروف مؤرخ، ابن ماکولا رحمہ اللہ نے عبدالرحمٰن بن محمد کے بھائی عبداللہ بن محمد کا لقب ''الشبیـــــــه'' یعنی: رسول اللہ ﷺ کا ہم شکل، بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ [الاكمال، لابن ماكولا: 235/6]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی اولاد میں صرف محمد بن عقیل ہی سے نسل آگے چلی۔ ❶

عبدالرحمن بن محمد رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما تھیں۔ انھیں زینب صغریٰ کہا جاتا تھا۔ یہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی حقیقی بہن نہیں، بلکہ ان کی علاتی بہن تھیں۔ کیونکہ اس زینب کی والدہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی کنیز (ام ولد) تھیں۔ ❷

---

❶ جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: 69 ـ نسب قريش، لمصعب الزبيري: 45.

❷ نسب قريش، لمصعب الزبيري: ص، 45، 85 ـ جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: ص، 69 ـ تاريخ ابن ابی خيثمة: 288/2 ـ أنساب الأشراف، للبلاذری: 71/2 ـ الجوهرة في نسب النبي وأصحابه العشرة، لمحمد بن أبي بكر البُرّی: 236/2 ـ المعارف، لابن قتيبة: 204 ـ طبقات ابن سعد: 392/5 ـ سیدہ زینب کبریٰ بنت علی رضی اللہ عنہما کی شادی ان کے چچازاد سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے ہوئی۔ جن سے علی، عون، عباس، محمد اور ام کلثوم رحمہم اللہ پیدا ہوئے۔ [أسد الغابة (مطبوعة دار الفكر): 133/6] جبکہ زینب صغریٰ بنت علی سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد بن عقیل رحمہ اللہ کے نکاح میں آئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ

ابراہیم بن حسن المثنیٰ رحمہ اللہ شکل صورت میں رسول اللہ ﷺ کے بہت زیادہ مشابہ تھے۔ ❶

آپ رحمہ اللہ کا نام: ابراہیم جبکہ کنیت: ابواسماعیل اور ابواسحاق تھی۔ آپ رحمہ اللہ تین مختلف القاب سے معروف تھے۔

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت کی بنا پر آپ رحمہ اللہ کو الشِبـــــــہ کہا جاتا تھا۔ اور سخاوت کی بنا پر آپ کو الـغـمـر تھا۔ جبکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رحمہ اللہ کو حُسن و جمال کے باعث ''قمر'' بھی کہا جاتا تھا۔

ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ کی ولادت تقریباً 69 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ اتباع تابعین میں سے تھے۔

آپ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

سیدنا ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ کا نام فاطمہ تھا، جو سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی اور علی بن حسین المعروف زین العابدین کی ہمشیر تھیں۔ اپنے والد سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد وہ دمشق چلی گئیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہاں سے مدینہ منورہ آ گئیں۔

---

❶ تاریخ بغداد، للخطیب: 559/6.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا کی شادی ان کے چچا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حسن بن حسن المعروف "الحسن المثنیٰ" سے ہوئی۔ جس سے عبداللہ، ابراہیم، حسن اور زینب پیدا ہوئے۔

حسن المثنیٰ رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ رحمہا اللہ کا نکاح سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پوتے، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہم سے ہوا۔ یہ نکاح آپ کے حکم سے آپ کے بیٹے عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ نے کروایا۔ عبداللہ بن عمرو کو "المطرف" کہا جاتا ہے۔ ان سے قاسم، رقیہ اور محمد دیباج پیدا ہوئے۔ عبداللہ بن عمرو المطرف وفات پا گئے تو فاطمہ رحمہا اللہ کو عبدالرحمٰن بن ضحاک الفہری نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ عبدالرحمٰن کو یزید بن عبدالملک نے مدینہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ اس کے پیغام نکاح کے جواب میں سیدہ فاطمہ بنت حسین نے کہا کہ اب میرا نکاح کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ میں اپنے بچوں میں ہی مصروف ہوں۔ [1]

---

[1] عبدالرحمٰن بن ضحاک کو یہ بات نہایت ناگوار گزری اس نے دھمکی دی کہ اگر تم مجھ سے نکاح نہیں کرو گی تو میں تمھارے بڑے بیٹے عبداللہ بن حسن پر شراب نوشی کا الزام لگا کر اسے کوڑوں کی سزا دلواؤں گا۔ عبدالرحمٰن بن ضحاک کی اس حرکت پر سیدہ فاطمہ رحمہا اللہ نے ابن ہرمز کے ہاتھ امیرالمومنین یزید بن عبدالملک کو تحریری شکایت بھیجی۔ جس پر یزید بن عبدالملک کو بہت غصہ آیا اور انھوں نے فوراً طائف کے گورنر عبدالواحد بن عبداللہ نصری کو خط لکھا کہ آپ کو مدینہ کا گورنر مقرر کیا جاتا ہے۔ آپ مدینہ پہنچیں اور وہاں جا کر سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن ضحاک سے چالیس ہزار دینار جرمانہ وصول کریں اور اسے اتنی سزا دیں کہ اس کی چیخیں میرے تخت پر سنائی دیں۔ ابن ضحاک کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ شام کی طرف بھاگ گیا اور مسلمہ بن عبدالملک کی پناہ میں رہا لیکن یزید بن عبدالملک نے اسے کسی صورت معاف نہ کرنے کا حکم نامہ جاری کیا۔ جس کے نتیجہ میں اسے واپس مدینہ منورہ لایا گیا اور اس سے جرمانہ بھی وصول کیا اور اسے سزا بھی دی گئی۔ یہ سزا صرف سیدہ فاطمہ رحمہا اللہ سے بدتمیزی کرنے اور انھیں دھمکی دینے کی وجہ سے تھی۔ [طبقات ابن سعد: 346/8 - تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 254/35، 256]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ روایت کرنے کی سعادت بھی پائی۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے والد محترم سیدنا حسن المثنیٰ رحمہ اللہ اور اپنی والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ بنت حسین بن علی رضی اللہ عنہم سے حدیث رسول علی صاحبہا الصلوۃ والسلام روایت کی ہے۔ ❶

آپ رحمہ اللہ سے حدیث روایت کرنے والوں میں اسماعیل بن خلیفہ العبسی، یحییٰ بن المتوکل العمری، ابواسماعیل کثیر بن اسماعیل النواء اور فضیل بن مرزوق رحمہم اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ ❷

ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ نے ایک سے زائد شادیاں کیں۔ تمام بیویوں سے آپ رحمہ اللہ کی اولاد ہوئی۔

آپ رحمہ اللہ کی ایک بیوی کا نام: ربیحہ بنت محمد تھا، جس سے اسحاق، یعقوب، اسماعیل، ام اسحاق (سحیقۃ) اور رقیہ نے جنم لیا۔

اور آپ رحمہ اللہ کی دیگر ازواج سے ہونے والی اولاد کے نام یہ ہیں: محمد، علی، فاطمہ، حسنہ۔ ❸

آپ رحمہ اللہ کی جائے وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ معروف مؤرخ و محدث امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سیدنا ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ اہل مدینہ کے جلیل القدر سادات، بلند پایہ علماء اور مستند محدثین میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔" ❹

---

❶ الثقات، لإبن حبان:4,3/6 ـ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 255/35.
❷ تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: 77/3، 511/31، 255/35 ـ الكنىٰ والأسماء، لمسلم: ص، 53 ـ الثقات، لإبن حبان:4,3/6.
❸ طبقات ابن سعد: 390/5.
❹ مشاهير علماء الأمصار، لابن حبان: ص، 205.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ کی وفات بغداد میں ہوئی۔ ابوجعفر منصور نے آپ رحمہ اللہ کو اور آپ رحمہ اللہ کے بھائی عبداللہ سمیت متعدد افراد کو قید کر رکھا تھا۔ اسی قید میں آپ رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد خطیب بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ صحیح بات یہ ہے کہ ابراہیم بن حسن رحمہ اللہ کی وفات ہاشمیہ کی جیل میں ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ کی وفات ماہِ ربیع الاول سنہ 145 ہجری کو 76 برس کی عمر میں ہوئی۔ سیدنا حسن المثنیٰ رحمہ اللہ کی اولاد میں یہ پہلے فرد تھے جن کی وفات جیل میں ہوئی۔ ❶ علامہ ابن سعد رحمہ اللہ نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ آپ رحمہ اللہ کی وفات جیل میں قید کے دوران ہوئی۔ ❷

---

❶ تاریخ بغداد، للخطیب: 559/6.

❷ طبقات ابن سعد: 390/5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن قاسم رحمہ اللہ

یحییٰ بن قاسم رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ سے شکل و صورت میں بہت مشابہت رکھتے تھے۔ ❶

یحییٰ بن قاسم رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

یحیی بن القاسم بن محمد بن جعفر بن علی بن الحسین ابن علی [بن ابی طالب] . . . ❷

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت کی بنا پر یحییٰ بن قاسم رحمہ اللہ کو "الشبیه" کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ صرف شکل و صورت میں ہی آپ رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتے تھے، بلکہ ایک مزید خوبی بھی آپ رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی کہ آپ رحمہ اللہ کی کمر پر رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت جیسا نشان بھی موجود تھا۔ اس نشان کو دیکھنے کے لیے لوگوں کا ہجوم لگ جاتا تھا۔ دیکھنے پر تمام لوگ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے لگ جاتے تھے۔ لوگ یحییٰ بن قاسم رحمہ اللہ کی کمر کو تبرکاً بوسے دیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، للقسطلانی:688/2۔ توضيح المشتبه فی ضبط أسماء الرواة، لابن ناصر الدين: 381/5.

❷ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، للقسطلانی:688/2.

❸ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، للقسطلانی:688/2۔ توضيح المشتبه فی ضبط أسماء الرواة، لابن ناصر الدين: 381/5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن قاسم رحمہ اللہ کی کنیت، ابو محمد تھی۔ آپ رحمہ اللہ امام جعفر صادق رحمہ اللہ کے بیٹے محمد الدیباج رحمہ اللہ کے پوتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی وفات 236 ہجری کو مصر میں ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ کی قبر مشہد یحییٰ مصر میں ہے۔ [1]

[1] توضيح المشتبه فى ضبط أسماء الرواة، لابن ناصر الدين: 381/5.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ

محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ سے شکل صورت اور عادات کے ساتھ ساتھ نام اور ولدیت میں بھی مشابہت رکھتے تھے۔ ❶

یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کے کندھوں کے درمیان مہر کا نشان تھا۔ اہل مدینہ تو ان کے ایسے اوصاف و کمال بیان کرتے تھے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا کیا جاتا تو یقیناً وہ شخصیت محمد بن عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ ہوتے۔ ❷

محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ کا شمار کبار اتباع تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب ''النفس الزکیہ'' تھا۔

آپ رحمہ اللہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پرپوتے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

محمد بن عبداللہ بن حسن المثنیٰ بن حسن بن علی بن ابی طالب....

آپ رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ کا نام ہند تھا۔ ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: ہند بنت ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی.... ❸

---

❶ شذرات الذهب فی أخبار من ذهب، لابن العماد العَكری الحنبلی: 201/2 - مطبوعة دار ابن كثير بيروت.

❷ حوالہ سابقہ

❸ الطبقات الكبرى القسم المتمم لتابعی أهل المدينة ومن بعدهم، لابن سعد: 372.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمہ اللہ اور آپ کے بھائی ابراہیم نے ہمیشہ شہر سے دور زندگی کو اہمیت دی۔ حکمرانوں اور مالداروں سے آپ دونوں بھائی، دور رہنا ہی پسند کرتے تھے۔ جب منصور خلیفہ بنا تو اس نے آپ رحمہ اللہ کو دربار میں بلایا لیکن آپ نے جانے سے انکار کردیا۔ چونکہ آپ رحمہ اللہ منصور کی فطرت اور اس کے انتقامی رویے سے واقف تھے لہذا اس سے محفوظ رہنے کے لیے آپ دونوں بھائیوں نے پہاڑوں میں پناہ لی۔

تفصیل طوالت کا باعث ہے، البتہ مختصر طور پر یوں ہے کہ ابوجعفر منصور کے زمانہ میں اہل بیت اور غیر اہل بیت کی نزاع میں بہت زیادہ شدت آگئی تھی۔ عباسی حکومت کے خلاف علوی خاندان میں ایک حرکت پیدا ہو چکی تھی۔ جس کا سرعام ظہور تب ہوا جب ان میں سے سب سے پہلے محمد بن عبداللہ النفس الزکیہ رحمہ اللہ نے منصور کے مقابلہ میں خروج کیا۔

چونکہ آپ رحمہ اللہ نیک شہرت، زہدو ورع، مال و دولت کے ساتھ ساتھ ذاتی اثر و رسوخ کے اعتبار سے بنوہاشم کے نہایت معتمد اور ممتاز شخص تھے، اس لیے شیعان اہل بیت میں سے بہت سی تعداد نے آپ کی آواز پر لبیک کہا۔ منصور ابتدا سے ہی آپ رحمہ اللہ کی تاک میں تھا۔ مگر رسائی حاصل کرنے میں مسلسل ناکام رہا۔

منصور نے بنوہاشم کے بہت سے اشخاص کو یکے بعد دیگرے انفرادی و اجتماعی طور پر آپ رحمہ اللہ کا پتہ پوچھا لیکن نے بھی نہ بتایا۔ منصور نے ان لوگوں پر سختی کرنا شروع کردی۔ منصور نے آپ رحمہ اللہ کے والد محترم اور دیگر اہل خانہ کو حراست میں لے لیا۔ انھیں ظالمانہ حبس بے جا میں بھوکا پیاسا رکھا، حتی کہ وہ سب منصور کی جیل میں دوران حراست وقید ہی انتقال کر گئے۔

145 ہجری میں مدینہ منورہ میں منصور کے سپاہیوں اور محمد بن محمد النفس الزکیہ رحمہ اللہ کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں النفس الزکیہ رحمہ اللہ محمد بن قحطبہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں مقتول ہوئے۔ ❶

ابوجعفر منصور کے خلاف خروج کے بعد دو مہینے سترہ دنوں میں آپ رحمہ اللہ کو قتل کر دیا گیا تھا۔ ❷

مؤرخین نے محمد بن عبداللہ رحمہ اللہ کی اولاد میں تین بیٹے اور دو بیٹیوں کا ذکر کیا ہے۔ بیٹوں میں ایک کا نام عبداللہ تھا، جسے ہشام بن عروہ نے ایک معرکہ میں قتل کر دیا تھا۔ دوسرا بیٹا؛ علی بن محمد تھا، جو مصر میں گرفتار ہوا اور جیل میں وفات پا گیا۔ تیسرا بیٹا، حسن بن محمد تھا جسے بنوعباس کے موسیٰ بن عیسی نے قتل کر دیا۔

آپ رحمہ اللہ کی ایک بیٹی کا نام فاطمہ تھا، جس کی شادی چچازاد حسن بن ابراہیم سے ہوئی۔ دوسری بیٹی زینب تھی، جس کی شادی محمد بن ابوالعباس سے ہوئی۔ ازدواجی خلوت سے قبل ہی ابوالعباس وفات پا گیا۔ ❸

---

❶ الطبقات الكبرى القسم المتمم لتابعي أهل المدينة ومن بعدهم، لابن سعد: 372۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: تاریخ اسلام (اردو)، معین الدین ندوی (مطبوعہ مکتبہ محمدیہ لاہور)، جلد دوم، صفحہ 46 تا 55]

❷ المنتظم في تاريخ الملوك والأمم، لابن الجوزي: 94/8.

❸ الطبقات الكبرى القسم المتمم لتابعي أهل المدينة ومن بعدهم، لابن سعد: 372.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 5

عادات میں

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھنے والے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا کھڑا ہونا اور بیٹھنا؛ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو ہمہ جہتی اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی تھیں آپ ﷺ کھڑے ہوجاتے، انھیں بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ بٹھاتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب اپنی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوجاتیں، آپ کو بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھایا کرتی تھیں۔'' ❷

آپ رضی اللہ عنہا امام الانبیا، خاتم الرسل سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد (ﷺ) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار....

---

❶ مستدرك حاكم: 303/4، ح: 7715 - سنن النسائی الکبریٰ: 96/5، ح: 8369۔

❷ سنن الترمذی: کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل فاطمة رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ، حدیث: 3872- صحیح ابن حبان: 403/15، حدیث: 6953 - سنن ابی داؤد: کتاب الأدب، باب ماجاء فی القیام، حدیث: 5217۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام الحسنین ہے۔ ❶

بعض مؤرخین نے آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت "أُمّ أَبِيها" بھی بیان کی ہے۔ ❷

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے متعدد القاب ہیں: جن میں زیادہ معروف یہ ہیں:

☼۔ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ (خواتینِ جنت کی سردار) ❸

☼۔ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ: (خواتین عالم کی سردار) ❹

☼۔ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْمُومِنِيْنَ: (مومن خواتین کی سردار) ❺

☼۔ سَيِّدَةُ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّة: (اس امت کی خواتین کی سردار) ❻

☼۔ البتول: (پاکیزہ و عظیم) ❼

---

❶ سير أعلام النبلاء: 119/2- التحفة اللطيفة فى تاريخ المدينة الشريفة، للسخاوى: 26/1 - موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فى رجال الحديث وعلله: 262/4.

❷ تهذيب الكمال فى اسماء الرجال، للمزى: 247/35- سير أعلام النبلاء، للذهبى: 119/2- الاصابة فى تمييز الصحابة، لابن حجر: 262/8- أسد الغابة فى معرفة الصحابة: 216/7- المعجم الكبير، للطبرانى: 397/22، حديث: 985، 988- الاستيعاب فى معرفة الاصحاب: 1899/4 - التعديل والتجريح، لمن خرج له البخارى فى الجامع الصحيح، لعلامة الباجى: 1295/3.

❸ صحيح البخاري: كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، حديث: 3624.

❹ مستدرك حاكم: 170/3، حديث: 4740.

❺ صحيح البخاري: كتاب الاستئذان، باب من ناجى بين يدى الناس ومن لم يخبر بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، حديث: 6285- صحيح مسلم: كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة (رضی اللہ عنہا) بنت النبي ﷺ، حديث: 2450.

❻ صحيح البخارى: كتاب الاستئذان، باب من ناجى بين يدى الناس ومن لم يخبر بسر صاحبه . . .، حديث: 6285 - صحيح مسلم: كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، حديث: 2450 - مستدرك حاكم: 180/3، حديث، 4740.

❼ بتول سے مراد ہے: اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد میں محو رہنے والی، شہوانی خیالات سے پاک، مردوں کی طرف ذرہ برابر بھی التفات نہ کرنے والی۔ بتول کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسی خاتون جو پیدائشی طور پر حسن و جمال میں دیگر خواتین کی نسبت ممتاز، منفرد اور افضل ہو۔ [لسان العرب: 43/11]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆۔ زَهراء: (روشن، حسین وجمیل): ❶

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی تاریخ ولادت کے حوالے سے مؤرخین کے مختلف اقوال ہیں: امام ذہبی رحمہ اللہ کے بقول: آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت؛ بعثت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے تھوڑا عرصہ قبل ہوئی۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت بعثت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ایک سال یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ قبل ہوئی۔ ❸

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی عمر کے اکتالیسویں سال میں پیدا ہوئیں۔ ❹

اکثر مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اس سال ہوئی جب قریش مکہ بیت اللہ کی تعمیر نو کر رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک 35 برس تھی۔ ❺ ہماری تحقیق کے مطابق یہ قول راجح اور معتبر ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ، ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے:

"خديجة بنت خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصى، القرشية الأسدية"

---

❶ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو "زہراء" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ [الإصابة في تمييز الصحابة: 262/8]

❷ سير أعلام النبلاء، للذهبي: 119/2.

❸ الإصابة في تمييز الصحابة: 263/8.

❹ الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 263/8 - الاستيعاب في معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 1893/3.

❺ طبقات ابن سعد: 16/8 - شرف المصطفى، لابي سعد النيسابوري: 453/1 - الإصابة في تمييز الصحابة: 263/8 - تاريخ دمشق، لابن عساكر: 157/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ولادت عام الفیل سے پندرہ سال پہلے مکہ معظمہ میں 556ء کو ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت امّ ہند تھی۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہا کی فطرت سلیمہ اور پاکیزہ طبیعت کی بنا پر اہل مکہ آپ رضی اللہ عنہا کو طاہرہ کے لقب سے پکارتے تھے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے دور کی نامور تاجر خاتون تھیں۔ ان کا شمار مکہ مکرمہ کے مال دار ترین لوگوں میں ہوتا تھا۔ اعلان نبوت سے قبل، رسول اللہ ﷺ کی صداقت و شرافت سے متاثر ہوکر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو بھی مالِ تجارت دے کر ملک شام کی منڈی میں بھیجا۔

رسول اللہ ﷺ کی خودداری، راست گوئی، امانت داری، عظمت، برکت اور آپ ﷺ کے متعلق ملنے والی عظیم خوش خبریوں کے باعث سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نظر و دل میں آپ ﷺ کی عزت وتکریم مزید بڑھ گئی۔

لہٰذا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ انھوں نے اپنی ایک بااعتماد سہیلی کے ذریعے سے آپ ﷺ کو نہایت عمدہ اور باعزت طریقے سے نکاح کی پیش کش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پیشکش کو بخوشی قبول فرمایا۔ اس طرح سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ سے شادی ہوگئی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر پچیس سال اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔ ❷

---

❶ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام ہند؛ ان کی بیٹی ہند کی نسبت سے تھی۔ جو ان کے دوسرے خاوند عتیق بن عائذ سے تھی۔ ❷ بعض روایات کے مطابق رسول اللہ ﷺ سے شادی کے وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر اٹھائیس سال تھی۔ لیکن یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ولادت عام الفیل سے 15 سال پہلے کی ہے تو رسول اللہ ﷺ سے شادی کے وقت ان کی عمر چالیس سال اور رسول اللہ ﷺ کی عمر 25 سال ہی بنتی ہے۔[طبقات ابن سعد:17/8]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکاح سے قبل سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں۔ ❶ پہلا خاوند وفات پا گیا تو دوسری شادی کر لی، اس سے نباہ نہ ہوسکا تو علیحدگی اختیار کر لی۔ بہت سے نامی گرامی افراد کی طرف سے پیغامِ نکاح آنے کے باوجود شادی نہیں کی۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ کے عقد نکاح میں آ گئیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے اسلام قبول کر کے رسول اللہ ﷺ کی معاون بن گئیں۔ اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کا نہ صرف ساتھ دیا بلکہ مصائب و تکالیف میں آپ ﷺ کو دلاسہ بھی دیا کرتی تھیں۔ شعب ابی طالب کی طویل محصوری کا کٹھن مرحلہ طے کرنے کے باعث سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صحت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ بالآخر آپ رضی اللہ عنہا اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے چچا ابوطالب کی وفات سے ایک ماہ پانچ دن بعد وفات پائی۔ ❷ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ابوطالب کی وفات سے تین دن بعد وفات پائی۔ ❸

---

❶ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی بنوعبد الدار بن قصی کے حلیف ابو ہالہ سے ہوئی۔ اس سے تین بیٹے ہند، طاہر اور ہالہ پیدا ہوئے۔ ابو ہالہ کا انتقال ہوگیا۔ [الاستیعاب ، طبع دار الجیل بیروت: 775/2 - أسد الغابة: 30/7، 89- الاصابة فی تمییز الصحابة: 515/3 - طبقات ابن سعد: 216/8] ابو ہالہ کی وفات کے بعد عتیق بن عائذ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کر لی۔ اس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام ہند رکھا گیا۔ لیکن سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا عتیق کے ساتھ نباہ نہ ہوسکا اور ان کی علیحدگی ہوگئی۔ [الاصابة فی تمییز الصحابة : 600/7- أسد الغابة فی معرفة الصحابة : 89/7- طبقات ابن سعد: 15/8، 616]

❷ طبقات ابن سعد: 211/1، 125 - أنساب الأشراف، للبلاذری: 405/1، 406.

❸ الثقات، لابن حبان: 114/3- علامہ بلاذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض بصریوں کا کہنا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہجرت مدینہ سے پانچ سال قبل ہوئی، جبکہ ان کی یہ بات درست نہیں۔ [أنساب الأشراف، للبلاذری: 405/1، 406]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات کے وقت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر تقریباً 65 برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو حجون کے مقام پر دفن کیا گیا۔ ❶ ابھی تک جنازہ کے احکام سے متعلق کوئی آسمانی رہنمائی نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے آپ رضی اللہ عنہا کا جنازہ نہیں پڑھایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو سیدہ ام ایمن اور سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر میں اترے تھے۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے اپنی نہایت لاڈلی اور چہیتی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق؛ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کردی۔ ❸

رسول اللہ ﷺ نے اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک سفید اونی چادر اور اذخر گھاس سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ دیا۔ ❹

شادی کے وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر، راجح قول کے مطابق اٹھارہ سال تھی۔ ❺ ایک قول کے مطابق شادی کے وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر، پندرہ برس ساڑھے پانچ ماہ اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی عمر اکیس برس پانچ ماہ تھی۔ ❻

---

❶ حجون، مکہ مکرمہ میں ایک نہایت خاص قبرستان ہے، جسے المعلی یا جنت المعلی بھی کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے معروف قبرستان 'بقیع' (جنت البقیع) کے بعد یہ اہم ترین اور معروف ترین قبرستان ہے۔ اس میں متعدد صحابہ اور بے شمار تابعین و دیگر صلحاء امت کی قبریں ہیں۔ یہ قبرستان بیت اللہ سے مغربی جانب تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

❷ طبقات ابن سعد: 18/8۔ الاصابة فی تمییز الصحابة: 604/7۔ أنساب الأشراف، للبلاذری: 405/1، 406

❸ المعجم الکبیر، للطبرانی: 408/22، 407، حدیث، 1020، 1021۔ طبقات ابن سعد: 20/8، 21.

❹ البدایة والنهایة، لابن کثیر: 346/4۔ سنن ابن ماجة، کتاب الزهد، باب ضجاع آل محمد، حدیث، 4152.

❺ الإصابة فی تمییز الصحابة: 264/8.

❻ تهذیب الکمال فی أسماء الرجال، للزمی: 247/35.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن مندہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شادی ہجرت سے ایک سال بعد ہوئی۔ اور رخصتی اگلے سال ہوئی۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس اعتبار سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہجرت کے تیسرے سال کے اوائل میں ہوئی۔ ❶

جبکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بقول سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہجرت کے پہلے سال ماہ رجب (623ء) میں ہوئی۔ اور رخصتی غزوہ بدر کے بعد ہوئی تھی۔ ❷ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شادی غزوہ بدر کے بعد ذوالقعدہ میں ہوئی۔ اور رخصتی غزوہ احد کے بعد ہوئی۔ ❸

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ بیٹوں کے نام: حسن، حسین اور محسن، جبکہ بیٹیوں کے نام: زینب الکبریٰ اور ام کلثوم الکبریٰ رضی اللہ عنہم ہیں۔ ❹

رسول اللہ ﷺ کی نرینہ اولاد تو اپنی کم سنی میں ہی وفات پا گئی، البتہ آپ ﷺ کی بیٹیاں زندہ رہیں، جوان ہوئیں، ان کی شادیاں بھی ہوئیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت و رضا تھی، کہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی آپ ﷺ کی تین بیٹیاں انتقال کر گئیں۔ صرف سب سے چھوٹی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے وصال تک حیات رہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بے حد پیار اور شفقت فرمایا کرتے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی معمولی تکلیف بھی آپ ﷺ کی طبیعت پر گراں گزرتی تھی۔

---

❶ البداية والنهاية، لابن كثير: 346/4، 347.

❷ الإصابة في تمييز الصحابة: 264/8.

❸ سير أعلام النبلاء، للذهبي: 119/2.

❹ جمهرة أنساب العرب، لابن حزم: 16، 37 ـ الثقات ـ لابن حبان: 304/2 ـ تاريخ دمشق، لابن عساكر: 168/13، 170، 171.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا تھا:

”فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔“ ❶

رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے اس قدر پیار رکھتے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ انھیں مخاطب کر کے فرمایا تھا:

((فِدَاكِ اَبِیْ وَاُمِّیْ)) ❷

”میری پیاری بیٹی! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔“

حیات مبارکہ کے آخری لمحات میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے رازدارانہ انداز میں کوئی بات کہی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگ گئیں۔ اس کے بعد پھر آپ ﷺ نے کوئی بات کہی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خوش ہو گئیں؟

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ کون سی بات کہی تھی جس نے آپ کو رلا دیا اور بعد میں کیا کہا تھا جس سے آپ کو خوش ہو گئی تھیں؟

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پہلے تو ابا جان نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی تھی، اس لیے میں رونے لگ گئی۔ اور جس بات سے میں خوش ہوئی تھی؛ وہ یہ تھی کہ ابا جان ﷺ نے فرمایا تھا: اے فاطمہ! میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم ہی میرے پیچھے آؤ گی۔ ❸

---

❶ صحیح البخاری: کتاب فضائل أصحاب النبی، باب مناقب فاطمة، حدیث: 3767.

❷ درالسحابة فی مناقب القرابة والصحابة، للشوکانی، ص: 279.

❸ صحیح مسلم: کتاب الفضائل، باب فضائل فاطمة بنت النبی ﷺ، حدیث: 2450.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اباجان کی جدائی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ذات پر اس قدر گہرے اثرات مرتب کیے تھے کہ مؤرخین کہتے ہیں: دختر رسول، فاطمہ بتول (رضی اللہ عنہا) کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کبھی بھی کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ وہ اپنے اباجان ﷺ کی جدائی کے صدمہ میں ہی اللہ تعالیٰ سے جاملیں۔ ❶ [إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُونَ]

زیادہ مشہور، درست اور ہمارے ہاں راجح بات یہی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔ ❷ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات مدینہ منورہ میں 11 ہجری 3 رمضان بروز منگل 29 سال کی عمر میں ہوئی۔ ❸

دختر رسول، سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے جسد اطہر کو سیدنا علی بن ابی طالب، سیدہ اسماء بنت عمیس اور سیدہ سلمی ام رافع رضی اللہ عنہم نے غسل دیا۔ ❹

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق رات کے سناٹے میں آپ رضی اللہ عنہا کا جنازہ اٹھایا گیا۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی، اور مدینہ منورہ کے معروف قبرستان ''البقیع'' میں بڑی بہنوں زینب، رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہن کے پہلو میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دفن کر دیا گیا۔ مشعلیں روشن تھیں دفن کرنے سے پہلے سیدنا علی، سیدنا عباس اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم قبر میں اترے۔ ❺

---

❶ أسد الغابة فی معرفة الصحابة: 368/5.

❷ صحیح مسلم: کتاب الجهاد والسیر، باب قول النبی ﷺ لا نورث...، حدیث، 1759۔ طبقات ابن سعد: 23/8.

❸ طبقات ابن سعد: 23/8.

❹ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کی وصیت کے عین مطابق سیدہ اسماء بنت عمیس اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے غسل دیا تھا۔[حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء، لأبی نعیم: 43/2]

❺ طبقات ابن سعد: 24/8۔ صحیح مسلم: کتاب الجهاد والسیر، باب قول النبی: لا نورث ما ترکنا فهو صدقة، حدیث: 1759۔ نساء أهل البیت، أحمد خلیل جمعه، ص، 603

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کسی کو چال ڈھال اور عادات میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں دیکھا۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ ابن فار بن مخزوم بن صاھلة بن کاھل بن حارث بن تمیم بن سعد بن هذیل ابن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن مضر۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ام عبد بنت عبدودؔ تھیں۔ ❸

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فہم قرآن و حدیث، فقہ اور فہم وفراست کے اعتبار سے عظیم شخصیت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ السابقون الاولون میں سے ہیں۔ ❹ آپ رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر مسلمان ہوئے۔ ❺

---

❶ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه، حدیث، 3762 - سنن الترمذی، أبواب المناقب، باب مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه، حدیث، 3808 - مسند أبی داؤد الطیالسی: 341/1، حدیث، 427.

❷ الاستیعاب فی معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: 987/3 - طبقات ابن سعد: 111/3.

❸ طبقات ابن سعد: 111/3 - الإصابة فی تمییز الصحابة، لابن حجر: 199/4.

❹ الأعلام، للزرکلی: 137/4.

❺ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قبل صرف پانچ افراد مسلمان ہوئے تھے۔ [الإصابة فی تمییز الصحابة: 200/4 - معرفة الصحابة، لأبی نعیم: 1767/4 - طبقات ابن سعد: 112/3]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق مکہ مکرمہ سے تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان تھے جنھوں نے مکہ مکرمہ میں باآواز بلند قرآن مجید کی تلاوت کی تھی۔ ❶

آپ رضی اللہ عنہ نے ستر سورتیں بلاواسطہ، رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سماعت کر کے یاد کی تھیں۔ ❷

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: جو شخص اس طرح قرآن پڑھنا چاہتا ہے؛ جس طرح نازل ہوا ہے؛ وہ شخص عبداللہ بن مسعود کی طرح قرآن پڑھا کرے۔ ❸

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی دیگر بچوں کی طرح معاشرے کے دستور کے مطابق بچپن میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ عقبہ بن معیط کی بکریاں چراتے تھے۔ ❹

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک روز عقبہ بن معیط کی بکریاں چرا رہے تھے۔ قریب سے رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمھارے پاس کچھ دودھ ہے تو ہمیں پلاؤ، پیاس لگی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو دودھ نہیں دے سکتا کیونکہ یہ امانت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسی بکری لاؤ جس نے بچے نہ دیے ہوں۔ انھوں نے ایک بکری پیش کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو تھن دودھ سے بھر گئے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بکری کو دوہا تو اس سے اس قدر دودھ نکلا کہ ان تینوں نے خوب پیا۔ بعدازاں بکری کے تھن دوبارہ پہلی حالت میں آ گئے۔

---

❶ الأعلام، للزركلي: 137/4 - الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 200/4.

❷ الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 200/4.

❸ الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 200/4.

❹ عقبہ بن ابی معیط بدبخت ترین انسان تھا، اسی نے رسول اللہ ﷺ کو سجدے کی حالت میں دیکھ کر آپ ﷺ پر اونٹوں کی اوجھڑی پھینکی تھی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ بن ابی معیط کو رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے ہاتھوں سے جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ [نیل الاوطار: 359/7]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس معجزے نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دل پر بہت اثر کیا۔ انھوں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا: جو کلام اس کرشمہ کے ظہور کے لیے آپ نے پڑھا ہے، مجھے بھی سکھادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا کہ تم تعلیم یافتہ ہو۔ اس روز سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں شامل ہوگئے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ ہی رہتے تھے، آپ ﷺ کو جوتے پہنایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو مسواک مہیا کرنے، سفر کے موقع پر کجاوہ کسنے اور عصا لے کر آپ ﷺ کے آگے چلنا وغیرہ جیسی خدمات میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی پیش پیش رہتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ''صاحب النعلين والسواك'' بھی کہا جاتا تھا۔ ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مکہ سے حبشہ، پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بدر اور احد سمیت متعدد غزوات میں شرکت کی۔ ❸

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں بطور معلّم بھیجا تھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد انھیں مدینہ منورہ واپس بلا لیا تھا۔ ❹

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نہایت مصروف زندگی گزاری۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیت المال کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ جج اور گورنر و امیر جیسے عظیم مناصب پر بھی خدمات انجام دیں۔

---

❶ طبقات ابن سعد: 111/3.

❷ طبقات ابن سعد: 113/3 ـ الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 200/4.

❸ الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 199/4.

❹ الإصابة في تمييز الصحابة، لابن حجر: 201/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیکی و تقویٰ میں بھی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ انتظامی و عدالتی مصروفیات کے باوجود اللہ تعالیٰ سے تعلق، عبادت گزاری، شب زندہ داری اور کثرت ذکر و تلاوت سے رطب لسانی جیسے اوصاف میں کسی صورت کمی ہرگز نہیں آئی، بلکہ جوں جوں عمر رسیدہ ہوتے گئے، توں توں زہد و ورع میں اضافہ ہوتا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایام بیض کے روزے رکھنے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارکہ سے سماعت کر کے بہت سی احادیث روایت کیں، اور آپ ﷺ کے بے شمار افعال و سنن کا مشاہدہ کر کے امت کی اصلاح کے لیے بیان فرمائے۔

آپ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرنے میں بے حد محتاط تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حدیث مبارکہ بیان کرتے وقت روایت بالمعنی کے قائل نہیں تھے۔ بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کا موقف تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بعینہٖ ان الفاظ میں بیان کیا جائے جو الفاظ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارکہ سے ادا فرمائے تھے۔

اس حوالے سے ایک واقعہ یوں مذکور ہے کہ امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک حدیث بیان کرنے لگے تو ابھی آپ رضی اللہ عنہ نے اتنا ہی کہا تھا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''؛ تو اسی وقت آپ رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوگئی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کر کے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا، یا اس سے ملتی جلتی بات فرمائی تھی، یا آپ ﷺ نے اس سے کچھ زیادہ یا کچھ کم فرمایا تھا۔ (1)

---

(1) حسن۔ سنن ابن ماجة، افتتاح الكتاب في الايمان و فضائل الصحابة، باب التوقي في الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث، 23 ۔ مسند أحمد بن حنبل، حديث: 3670 ۔ سنن الدارمي: 330/1 ، حديث، 289 ۔ مسند فضل بن دكين: حديث، 68.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

32 ہجری کو؛ جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 60 سال سے تجاوز کر چکی تھی؛ ایک شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا خواب بیان کیا، اس شخص نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک منبر پر تشریف فرما ہیں۔ اور آپ سامنے بیٹھے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ عبداللہ تم نے بہت سی تکالیف اٹھائی ہیں۔ آؤ، میرے پاس چلے آؤ۔

یہ خواب بالکل حقیقت ثابت ہوا۔ کچھ ہی عرصہ میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے۔ بالآخر خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان دنوں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ انھوں نے ہی آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

ایک روز سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مسواک وغیرہ لینے کی غرض سے درخت پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان کی پتلی ٹانگیں دیکھ کر وہاں موجود صحابہ کو بے اختیار ہنسی آ گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ، عبداللہ کی پتلی ٹانگوں کو دیکھ کر ہنستے ہو، حالانکہ یہ ٹانگیں اللہ تعالیٰ کے ہاں میزان میں احد پہاڑ سے بھی وزنی ہوں گی۔ [1]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غریب آدمی تھے۔ ان کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب ثقفیہ المعروف رائطہ رضی اللہ عنہا کاروبار کرتی تھیں۔ [2]

---

[1] معرفة الصحابة، لأبی نعیم:4/1769.

[2] معرفة الصحابة، لأبی نعیم:6/3330.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

1-تفسیر عبد الرزاق: أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعانی-تحقیق: الدكتور محمود محمد عبده- الناشر: دار الكتب العلمية بيروت

2-صحيح البخاری: أبوعبدالله محمد بن إسماعيل البخاری، تحقيق:محمد زهير بن ناصر الناصر، الناشر:دار طوق النجاة

3-صحيح مسلم: أبوالحسن مسلم بن الحجاج القشيری، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، دارإحياء التراث العربی بيروت

4-سنن أبی داود: أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجستانی- تحقيق: محمد محيی الدين عبد الحميد- الناشر: المكتبة العصرية بيروت

5- سنن الترمذی: محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقی، الناشر:مصطفى البابی الحلبی مصر

6- سنن ابن ماجة: محمد بن يزيد القزوينی، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دارإحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابی الحلبی مصر

7- مستدرك حاكم، أبوعبدالله الحاكم، تحقيق: مصطفى عبدالقادر عطا، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت

8- سنن الدارمی: أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی- تحقيق: حسين سليم أسدالدارانی-الناشر:دارالمغنی المملكةالعربيةالسعودية

9-مسند ابن أبی شيبة: أبو بكر بن أبی شيبة عبد الله بن محمد العبسی، تحقيق: عادل بن يوسف، الناشر:دارالوطن الرياض

10- مسند أحمد بن حنبل: أبو عبدالله أحمدحنبل الشيبانی، تحقيق: شعيب الأرنؤوط وآخرون، الناشر:مؤسسة الرسالة بيروت

11- صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان: محمد بن حبان أبوحاتم البُستی- تحقيق:شعيب الأرنؤوط-الناشر:مؤسسة الرسالة بيروت

12- المعجم الكبير، أبوالقاسم سليمان بن أحمد الطبرانی، تحقيق: حمدی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بن عبد المجيد السلفی۔ مكتبة ابن تيمية القاهرة

13۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء: أبونعيم أحمد بن عبد الله الأصبهانی۔ الناشر:السعادة بجوار محافظة مصر

14۔ مسند فضل بن دُكَين (تسمية ما انتهى إلينا من الرواة عن أبی نعيم الفضل بن دكين عاليا): حافظ أبو نعيم أحمد بن عبدالله الأصبهانی۔ تحقيق: عبدالله بن يوسف الجديع۔ الناشر: دارالعاصمة الرياض

15۔ جامع التحصيل فی أحكام المراسيل:خليل بن كيكلدی العلائی ، تحقيق:حمدی عبدالمجيدالسلفی ، الناشر:عالم الكتب بيروت

16۔ نيل الأوطار: محمد بن علی الشوكانی۔ تحقيق: عصام الدين الصبابطی۔ الناشر: دار الحديث مصر

17۔ الشفا بتعريف حقوق المصطفى: عياض بن موسى السبتی أبو الفضل، الناشر: دار الفيحاء عمان

18۔المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: أحمد بن محمد بن أبی بكر بن عبد الملك القسطلانی ، الناشر: المكتبة التوفيقية القاهرة مصر

19۔ شرح الزرقانی على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: أبو عبد الله محمد بن عبد الباقی الزرقانی، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت

20۔ سبل الهدى والرشاد فی سيرة خير العباد: محمد بن يوسف الصالحی الشامی، تحقيق وتعليق: الشيخ عادل أحمد عبد الموجود الشيخ علی محمد معوض، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت

21۔ السيرة النبوية: عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميری ، تحقيق: مصطفى السقا وإبراهيم الأبياری ، الناشر: مصطفى البابی الحلبی مصر

22۔ شرف المصطفى: عبد الملك بن محمد النيسابوری۔ الناشر: دار البشائر الإسلامية مكة

23۔ معرفة الصحابة لابن منده: محمد بن إسحاق ابن مَندَه ، تحقيق: د۔عامر حسن صبری ، الناشر:مطبوعات جامعة الإمارات العربية المتحدة

24۔معرفة الصحابة: أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهانی ، تحقيق: عادل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن يوسف العزازى ، الناشر: دار الوطن للنشر الرياض
25- معجم الصحابة: أبو القاسم عبد الله بن محمد ابن شاهنشاه البغوى ، تحقيق:محمدالأمين الجكنى ، الناشر:مكتبة دارالبيان الكويت
26-درالسحابةفى مناقب القرابةوالصحابة:محمد بن على الشوكانى- تحقيق: الدكتورحسين عبدالله العمرى-الناشر:دارالفكر دمشق
27-أسد الغابة فى معرفة الصحابة: أبو الحسن على بن أبى الكرم الجزرى عز الدين ابن الأثير ، الناشر: دار الفكر بيروت
28- الاستيعاب فى معرفة الأصحاب: أبو عمر يوسف بن عبد الله المعروف بابن عبد البر ، المحقق: على محمد البجاوى ، الناشر: دار الجيل بيروت
29-الطبقات الكبرى: أبوعبدالله محمدبن سعد البغدادى (ابن سعد) ، تحقيق: محمدعبدالقادرعطا ، الناشر: دارالكتب العلمية بيروت
30-الجزء المتمم لطبقات ابن سعد الطبقة الخامسة فى من قبض رسول الله ﷺ- وهم أحداث الأسنان:أبوعبدالله محمدبن سعدالبغدادى (ابن سعد) ، تحقيق: محمد بن صامل السلمى ، الناشر: مكتبة الصديق الطائف
31- الطبقات: خليفة بن خياط البصرى ، رواية: أبى عمران موسى بن زكريا ، تحقيق: د- سهيل زكار ، الناشر: دارالفكر بيروت
32-طبقات الحفاظ: عبد الرحمن بن أبى بكر جلال الدين السيوطى ، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
33- نساء أهل البيت: أحمد خليل جمعة ، الناشر: اليمامة دمشق
34- تاريخ الطبرى تاريخ الرسل والملوك وصلة تاريخ الطبرى: محمد بن جرير أبو جعفر الطبرى ، الناشر: دار التراث بيروت
35- المنتظم فى تاريخ الأمم والملوك: أبو الفرج عبد الرحمن بن على ابن الجوزى ، تحقيق:محمدعبدالقادرعطا ، الناشر: دارالكتب العلمية
36- تاريخ الخميس فى أحوال أنفس النفيس: حسين بن محمد بن الحسن الدِّيار بكرى ، الناشر: دار صادر بيروت
37- التاريخ الكبير: أبوعبدالله محمد بن إسماعيل البخارى ، الطبعة: دائرة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المعارف العثمانية حيدر آباد الدكن
38- التاريخ الأوسط: أبو عبدالله محمد بن إسماعيل البخارى، تحقيق: محمود إبراهيم زايد، الناشر: مكتبة دار التراث حلب القاهرة
39- تاريخ ابن أبى خيثمة: أبو بكر أحمد بن أبى خيثمة، تحقيق: صلاح بن فتحى هلال، الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر القاهرة
40- تاريخ دمشق: أبو القاسم على بن الحسن بن هبةالله (ابن عساكر)، تحقيق: عمرو بن غرامة العمروى، الناشر: دارالفكر بيروت
41- تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبى، تحقيق: عمر عبد السلام التدمرى، الناشر: دار الكتاب العربى بيروت
42- البداية والنهاية: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشى الدمشقى، تحقيق: على شيرى، الناشر: دار إحياء التراث العربى
43- أخبار مكة وماجاء فيهامن الأثار: محمد بن عبد الله المكى الأزرقى، تحقيق: رشدى الصالح ملحس، الناشر: دارالأندلس بيروت
44- التحفة اللطيفة فى تاريخ المدينة الشريفة: أبو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوى، الناشر: الكتب العلميه بيروت لبنان
45- حسن المحاضرة فى تاريخ مصر والقاهرة: عبد الرحمن بن أبى بكر جلال الدين السيوطى، تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، الناشر: دار إحياء الكتب العربية عيسى البابى الحلبى وشركاه مصر
46- الأعلام: خير الدين بن محمود الزركلى، الناشر: دار العلم للملايين
47- الوافى بالوفيات: صلاح الدين خليل بن أيبك الصفدى، تحقيق: أحمد الأرناؤوط وتركى مصطفى، الناشر: دار إحياء التراث بيروت
48- مرآة الجنان وعبرة اليقظان فى معرفة مايعتبر من حوادث الزمان: أبو محمد عفيف الدين عبد الله بن أسعد اليافعى، الناشر: دارالكتب العلمية بيروت
49- سير أعلام النبلاء: محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبى، تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط، الناشر:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤسسة الرسالة بيروت
50۔ الضعفاء والمتروكون: جمال الدين أبو الفرج عبدالرحمن ابن الجوزى، تحقيق: عبدالله القاضى، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
51۔ الكامل فى ضعفاء الرجال: أبو أحمد عبدالله بن عدى الجرجانى، تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، الناشر: الكتب العلمية بيروت
52۔ المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: أبو حاتم محمد ابن حبان البُستى، تحقيق: محمود إبراهيم زايد الناشر: دار الوعى حلب مصر
53۔ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فى رجال الحديث وعلله۔ جمع وترتيب: السيد أبو المعاطى النورى، أحمد عبد الرزاق عيد، محمود محمد خليل۔ دار النشر: عالم الكتب
54۔ موسوعة أقوال أبى الحسن الدارقطنى فى رجال الحديث وعلله: تأليف: مجموعة من المؤلفين، الناشر: عالم الكتب بيروت
55۔ تهذيب الأسماء واللغات: أبو زكريا محيى الدين يحيى بن شرف النووى، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
56۔ تبصير المنتبه بتحرير المشتبه: أبو الفضل أحمد بن على ابن حجر العسقلانى، تحقيق: محمدعلى النجار، الناشر: المكتبة العلمية بيروت
57۔ تهذيب الكمال فى أسماء الرجال: يوسف بن عبد الرحمن أبو الحجاج المزى، تحقيق: د۔ بشار عواد معروف، الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت
58۔ الثقات: محمد بن حبان بن أحمد أبو حاتم الدارمى البُستى، الناشر: دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند
59۔ الكاشف فى معرفة من له رواية فى الكتب الستة: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد الذهبى، تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب، الناشر: مؤسسة علوم القرآن جدة
60۔ التعديل والتجريح، لمن خرج له البخارى فى الجامع الصحيح: أبو الوليد سليمان بن خلف الباجى الأندلسى۔ تحقيق: الدكتور أبو لبابة حسين۔ الناشر: دار اللواء للنشر والتوزيع الرياض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

61- مغانی الأخيار فی شرح أسامی رجال معانی الآثار: أبو محمد محمود بن أحمد الحنفی بدر الدين العينی، تحقيق: محمد حسن محمد حسن إسماعيل، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
62- العلل ومعرفة الرجال: أبو عبد اللّٰه أحمد ابن حنبل الشيبانی، تحقيق: وصی الله بن محمد عباس، الناشر: دار الخانی الرياض
63- المحبر: محمد بن حبيب بن أمية أبو جعفر البغدادی، تحقيق: إيلزة ليختن شتيتر، الناشر: دار الآفاق الجديدة بيروت
64- الجوهرة فی نسب النبی وأصحابه العشرة: محمد بن أبی بكر بن عبد الله الأنصاری البُرِّی، الناشر: دار الرفاعی الرياض
65- نسب قريش: مصعب بن عبد الله أبو عبد الله الزبيری، المحقق: ليفی بروفنسال، الناشر: دار المعارف القاهرة
66-أنساب الأشراف: أحمد بن يحيی بن جابر بن داود البَلاذُری، تحقيق: سهيل زكار ورياض الزركلی، الناشر: دار الفكر بيروت
67- جمهرة أنساب العرب: علی بن أحمد ابن حزم الأندلسی القرطبی الظاهری، تحقيق: لجنة من العلماء، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
68- الأنساب المتفقة فی الخط المتماثلة فی النقط والضبط: محمد بن طاهر المقدسی المعروف بابن القيسرانی، تحقيق: دی يونج، طبعة: ليدن بريل
69- الأنساب: عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمی السمعانی المروزی أبو سعد، تحقيق: عبد الرحمن بن يحيی المعلمی، الناشر: مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد
70- اللباب فی تهذيب الأنساب: أبو الحسن علی بن أبی الكرم الشيبانی الجزری عز الدين ابن الأثير، الناشر: دار صادر بيروت
71- الإكمال فی رفع الارتياب عن المؤتلف والمختلف فی الأسماء والكنی والأنساب: سعد الملك أبو نصر علی بن هبة الله بن جعفر بن ماكولا، الناشر: دارالكتب العلمية بيروت
72- توضيح المشتبه فی ضبط أسماء الرواة وأنسابهم وألقابهم وكناهم:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عبد الله القيسى الدمشقى الشهير بابن ناصر الدين ، تحقيق: محمد نعيم العرقسوسى ، الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت
73- المعارف: أبو محمد عبد الله بن مسلم بن قتيبة الدينورى ، تحقيق: ثروت عكاشة ، الناشر: الهيئة المصرية العامة للكتاب القاهرة
74- لسان العرب: محمد بن مكرم بن على أبو الفضل جمال الدين ابن منظور الأنصارى الإفريقى- الناشر: دار صادر بيروت
75- تاريخ اسلام(اردو) ، معين الدين ندوى ، الناشر: مكتبه محمديه لاهور

www.kitabosunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

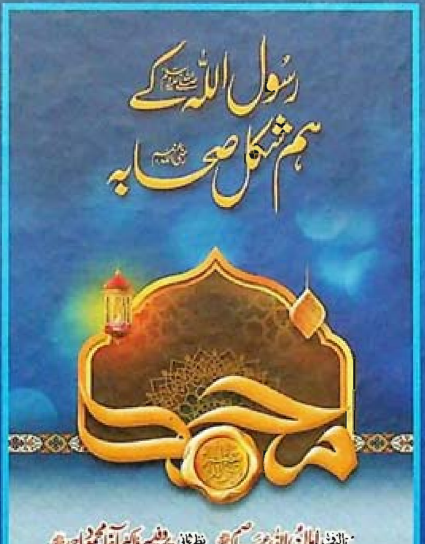

مکتبہ محمدیہ الفور سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Mob.: 0300- 4826023,0334-4842982

E:mail: maktabahmuhammadia@gmail.com